پیشکش : النعمان سوشل میڈیا
مناقبِ ابی حنیفہؒ
pasbanehaq
مفتی علی معاویہ بہاری
For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مناقب ابی حنیفہؒ

افادت

علمائے اہل سنت

جمع وترتیب

مولانا مفتی علی معاویہ بہاری
فاضل مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ

اس رسالہ میں امام ابوحنیفہؒ کے اُن مناقب کو جمع کیا گیا ہے جو مولانا انوار خورشید نے اپنی کتاب حدیث اور اہل حدیث میں نقل کیے ہیں اوران پر مولانا داؤد ارشد غیر مقلد نے جو اعتراضات کیے تھے ان کے جوابات بھی ساتھ ساتھ نقل کر دیئے ہیں۔ امام صاحب کے مناقب میں یہ ایک تحقیقی رسالہ بن گیا ہے نیز امام صاحب کے علاوہ اور بہت سے محدثین کے حالات اس رسالے میں آ گئے ہیں۔

ناشر
احسان خان مکان C/124 بلاک بہاری کالونی گوجرانوالہ

نام کتاب	مناقب ابی حنیفہؒ
جمع و ترتیب	مفتی علی معاویہ بہاری
کمپوزنگ	ماہیر گرافکس 0300-0074745
صفحات	80
تاریخ طبع اول	فروری 2025ء
قیمت	200/-
تعداد	100

ضروری اعلان:

ہم نے اس کتاب میں اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے کہ کوئی غلطی نہ ہو۔ مگر پھر بھی اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ فرمائیں۔ ان شاء اللہ ضرور درست کر دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن و سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ آمین!!

احقر: علی معاویہ بہاری

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مرتب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

قارئین کرام! بندہ نے اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، تمام ازواجِ مطہراتؓ، صحابہ کرامؓ، اہل بیت عظامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، سلف صالحینؒ کے صدقے اور اپنے والدین، تمام اساتذہ کی دعاؤں خصوصاً مرشدی و مولائی فخرِ سادات جناب پیر جی سید مشتاق علی شاہ صاحب دامت برکاتہم عالیہ کی خصوصی توجہ سے اس کتاب سے پہلے (۱) ثنائیات ابی حنیفہؒ (۲) روایات ابی حنیفہؒ (۳) دفاع ابی حنیفہؒ (۴) ثقاہتِ ابی حنیفہؒ (۵) عقائد ابی حنیفہؒ (۶) براۃ ابی حنیفہؒ (۷) امام اعظم ابو حنیفہؒ اور حافظ ابو بکر بن ابی شیبہؒ (۸) راحت القلب والعین فی تحقیق مسئلہ رفع یدین۔ یہ آٹھ کتابیں شائع کی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میری ان کتابوں کو جو مقبولیت بخشی ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ اس پر میں اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں وہ کم ہے۔

اب یہ نواں رسالہ مناقبِ ابی حنیفہؒ کے نام سے تیار کیا ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

یہ بھی اصل میں امام صاحبؒ کے دفاع میں ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں مقبول و منظور فرمائے۔ آمین

علی معاویہ بہاری

امام ابوحنیفہؒ کے متعلق بشارت

حدیث:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاص موقع پر حضرت سلیمان فارسیؓ کے سر پر دستِ مبارک رکھ کر پھر یہ ارشاد فرمایا کہ

لو کان الایمان عند الثریا لنا له رجال او رجل من هؤلاء (بخاری جلد۲ ص ۷۲۷، کتاب التفسیر باب قوله وآخرین منهم لما یلحقوا بهم)

ترجمہ: ''اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ جائے تو کوئی مرد یا ایک مردان فارسی نسل کے لوگوں میں اس کو ضرور پالے گا۔''

(نویں صدی کے مجدد) امام جلال الدین سیوطیؒ (المتوفی ۹۱۱ھ) لکھتے ہیں کہ **اقول قد بشر صلی الله علیه وآله وسلم بالامام ابی حنیفة فی الحدیث الذی اخرجه ابو نعیم فی الحلیة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لو کان العلم بالثریا لتناوله رجال من ابناء فارس.**

''میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اس حدیث میں امام ابوحنیفہؒ کی بشارت دی ہے جس کو ابونعیمؒ نے حلیہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر علم ثریا میں بھی ہو تو لابدی ہے کہ ابناء فارس اس کو حاصل کریں گے۔ **(تبیض الصحیفة بمناقب الامام ابی حنیفه ص ۴.۳)**

نوٹ: یہ روایت حدیث کی کتابوں میں بعض الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ نقل کی گئی ہے کسی میں ایمان، کسی میں دین، کسی میں علم کے الفاظ آتے ہیں۔ حدیث بہرحال صحیح ہے۔

(بحوالہ مقامِ ابی حنیفہ ص ۸۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) امام مالکؒ کا قول عبداللہ بن مبارکؒ کے حوالہ سے

مولانا انوار خورشید نے حدیث اور اہل حدیث ص ۲۸ پر حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کی سند سے امام مالکؒ کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

(۱) حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک بزرگ آئے، جب وہ اُٹھ کر چلے گئے تو حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا جانتے ہو یہ کون تھے؟ حاضرین نے عرض کیا کہ نہیں (اور میں انہیں پہچان چکا تھا) فرمانے لگے۔

هذا ابو حنيفة العراقي لو قال هذه الاسطوانة من ذهب لخرجت كما قال لقد وفق له الفقه حتى ما عليه فيه كبير مؤنة.

(اخبار ابی حنيفة و اصحابه ص ۷۴، مصنف حسين بن علی الصميری المحدث)

یہ ابو حنیفہؒ ہیں عراق کے رہنے والے، اگر یہ کہہ دیں کہ یہ ستون سونے کا ہے تو ویسا ہی نکل آئے انہیں فقہ میں ایسی توفیق دی گئی ہے کہ اس فن میں انہیں ذرا مشقت نہیں ہوئی۔

اعتراض:

اس قول پر مولانا داؤد ارشد غیر مقلد نے کچھ اعتراض کیے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ روایت من گھڑت اور باطل ہے (دیکھئے حدیث اور اہل تقلید، ج ۱، ص ۴۷)

اس اعتراض کے کئی جواب ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر ۱:

یہ قول من گھڑت نہیں اس کی باقاعدہ سند موجود ہے مولانا انوار خورشید نے اس کو خطیب

بغدادی کے استاذ امام صیمریؒ کی کتاب سے نقل کیا ہے اور صیمری نے اس کو اپنی سند سے نقل کیا ہے۔

اس قول کی سند یہ ہے:

قد روی الامام الحافظ المحدث الفقیه المؤرخ القاضی أبو عبد الله الحسین بن علی لصیمری الحنفی قال اخبرنا عمر بن ابراهیم قال ثنا مکرم قال ثنا ابن مغلس قال ثنا الحمانی قال ثنا ابن المبارك قال کنت عند مالك بن انس الخ

(اخبار ابی حنیفةؒ و اصحابه للصمیریؒ ص ٧٤، طبع دار الکتب العربی بیروت، مناقب موفق المکیؒ، ج٢، ص ٢٦. ٢٧)

سند کی تحقیق

پہلا راوی:

(١)......اس سند کا پہلا راوی امام ابوعبداللہ الصیمری الحنفیؒ المولود ٣٥١ھ المتوفی ٤٣٦ھ ہے۔ یہ مشہور امام فقیہ و محدث حنفی ہے۔ ائمہ نے ان کو کان احد الفقهاء المذکورین من العراقیین حسن العبادة جید النظر وکان صدوقا، وافر العقل جمیل المعاشرة عارفا بحقوق اهل العلم، القاضی العلامة الحنفی وکان من کبار الفقهاء المناظرین صدوقا وافر العقل النقیه احد ائمة الحنفیة ببغداد، وکان ثقة صاحب حدیث وکان اماما الحنفیة ببغداد وکان قاضیا عالما خیرا وله مجلد ضخم فی اخبار ابی حنیفة واصحابه، قرار دیا ہے۔

(تاریخ بغداد للخطیب ج ٦ ص ٢٠٥، سیر اعلام النبلاء للذهبی ج ١١، ص ٣٤٠، العبر للذهبی ج ١، ص ٤٥٣، الجواهر المضیئة للحافظ القرشی ج ١، ص ٢١٤ وغیره)

دوسرا راوی:

(٢)......امام عمر بن ابراہیم المقری ولادت ٣٠٠ھ وفات ٣٩٠ھ ہے۔ یہ مشہور امام و

محدث ہیں۔ائمہ نے ان کو ”الامام المقری المحدث المعمر وهو ثقة وكان لا بأس به“ قرار دیا ہے۔

(تاريخ بغداد للخطيب ج ۹ ص ۲۰۳، سير اعلام النبلاء للذهبی ج ۱۰، ص ٦٢٨، ٦٢٩، العبر للذهبی ج ۱، ص ۳۹۷، وغيره)

تیسرا راوی:

(۳) ...... امام مکرم بن احمد القاضی البزار وفات ۳۴۵ھ ہے۔ یہ مشہور امام ومحدث ہے۔ائمہ نے ان کو ”القاضی المحدث البغدادی وكان ثقة“ قرار دیا ہے۔

(سير اعلام النبلاء ج ۱۰، ص ۲۹۰، العبر للذهبی ج ۱، ص ۳۳٦، تاريخ بغداد ج ۱۱، ص ۱۵۳، وغيره)

چوتھا راوی:

آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ امام جبارۃ بن المغلس الحمانیؒ المتوفی ۲۴۱ھ مختلف فیہ راوی ہے۔بعض ائمہ نے ان پر جرح کی ہے تو بعض ائمہ نے ان کی تعدیل وتوثیق بھی فرمائی ہے ہیں مثلاً ...... امام ابن نمیرؒ، امام عثمان بن ابی شیبہؒ، امام ابوحاتم الرازیؒ، امام ابو داؤدؒ، امام محمد بن عبیدؒ، امام صالح جزرۃؒ، امام نصر بن احمد البغدادیؒ، امام الاثرمؒ، امام مسلمہ بن قاسمؒ وغیرہم نے صدوق وكان رجلا صالحا، واوثق وثقة ان شاء الله قرار دیا ہے۔(تہذیب لابن حجر ج ۱ ص ۳۵۸۔۳۵۹)

اور امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: جبارة بن المغلس الحمانی الشيخ المعمر المحدث......وقال ايضاً. وجبارة من المغلس وهو صدوق.

(دیکھئے سير اعلام النبلاء ج۸، ص ٩٤، العبر للذهبی ج۱، ص ٢٦٩)

اگر آپ کی جرح مان بھی لیں پھر بھی یہ روایت درجہ حسن کی ہے اور درجہ حسن کی روایت عند الجمهور احتجاج میں صحیح کی طرح حجت ہے۔

(الباعث الحثيث لابن كثير ص ۱۷، شرح نخبة الفكر لابن حجر ص ٤٢)

پانچواں راوی:

پانچواں راوی الحمانی ہے اس کا نام احمد بن الصلت الحمانی ہے وفات ۳۰۸ھ یہ امام فقیہ و محدث اور مشہور حنفی ہیں۔ اولاً امام احمد الحمانی الحنفی کا جرم یہ ہے کہ اس نے امام ابو حنیفہؒ کے مناقب پر کتاب لکھی ہے۔ اس لیے امام دار قطنی شافعی و امام ابن عدی شافعی اور امام محمد بن ابی فوارس وغیرہم نے ان پر جرح کی ہے۔ ورنہ ائمہ فقہاء و محدثین حنفیہ وغیرہم نے ان کی تعدیل اور بوجہ قبول روایت توثیق فرمائی ہے۔ مثلاً...... امام ابو جعفر طحاویؒ، امام ابو محمد الحارثی بخاریؒ، امام ابو عبداللہ الصیمریؒ، امام موفق المکیؒ، امام محمد بن محمود الخوارزمیؒ، امام ابو عبداللہ الذہبیؒ، امام ابو الحجاج المزیؒ، امام مغلطائیؒ، امام قرشیؒ، امام محمد الکردیؒ وغیرہم کما لا یخفی علی اہل العلم۔

امام احمد بن الصلتؒ کا علمی مقام

امام احمد الحمانی نے فقہ حنفی امام بشر بن الولید القاضی الکندی الحنفیؒ م ۲۳۸ھ تلمیذ ابی یوسف القاضی الحنفیؒ م ۱۸۲ھ سے اخذ کی ہے۔

(دیکھئے الجواہر المضیئہ للحافظ القرشی ج ۱، ص ۶۹)

امام حمانیؒ نے امام ثابت بن محمد الزاہدؒ، امام بشر القاضیؒ، امام ابو نعیم الکوفیؒ، امام ابو عبید القاسم بن سلامؒ، امام ابن معینؒ، امام علی بن المدینیؒ، امام مسلم بن ابراہیمؒ، امام محمد بن عبداللہ بن نمیرؒ، امام ابو بکر بن ابی شیبہؒ، امام بشیر بن الحارثؒ، امام عفان بن مسلمؒ، وغیرھم من المحدثین الثقات سے سماع حدیث کی ہے۔

اور امام احمد الحمانیؒ سے روایت نقل کرنے والے امام مکرم بن احمد القاضیؒ، امام ابو عمرو بن السماک، امام محمد بن عمر الجعابیؒ وغیرھم من المحدثین ہیں۔

دیکھئے تاریخ بغداد للخطیب ج ۴، ص ۵۴، میزان للذہبی ج ۱، ص ۱۶۷۔

امام حافظ، محدث، ناقد عبد القادر القرشیؒ نے امام احمد بن الصلت الحمانی کا ترجمہ نقل کیا

ان کوالفقیہ تفقه علی بشر بن الولید الکندی وحدث عن ابی نعیم الفضل بن دکین، وغیرہ کی تصریح فرمائی مگر جرح کو نقل نہیں کیا یعنی رد کر دیا۔

دیکھئے الجواہر المضیہ للقرشی، ج۱، ص۶۹۔

ثانیاً...... امام احمد الحمانی الحنفیؒ فقیہ و محدث ہیں اور یہ اصحاب حنفیہ میں سے ہیں۔ کما لایخفی علی اھل العلم.

اور اصول جرح و تعدیل کے لحاظ سے بعض جارحین کی جرح دشمنی، عداوت، اختلافِ مذہبی، اور تعصب وغیرہ پر مبنی ہے جو کہ باطل و مردود اور قابلِ التفات ہی نہیں ہے کیونکہ بتصریح امام الجرح والتعدیل الناقد ابن معینؒ، محدثین امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحابؒ کے متعلق افراط کرتے ہیں۔ (جامع بیان العلم الابن عبدالبر ج۲، ص۱۸۲)

اور بتصریح امام ابن عبدالبر المالکیؒ بعض اصحاب الحدیث یعنی محدثین امام ابوحنیفہؒ کی برائی بیان کرنے میں حد سے تجاوز کرتے ہیں۔ (جامع بان العلم ج۲، ص۱۸۲)

نیز فرمایاو اما سائر اھل الحدیث فھم کالاعداء لابی حنیفة واصحابه (الانتقاء لابن عبدالبر ص۱۳۱) میں تو یہاں تک لکھا ہے تمام اہل حدیث یعنی محدثین سب امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے متعلق دشمنوں کی طرح ہیں۔

اور یاد رہے کہ اصول جرح و تعدیل کا قاعدہ ہے کہ عداوت وغیرہ پر مبنی جرح مردود غیر مقبول ہے۔

(جامع بیان العلم ج۲، ص۱۸۶، ۱۸۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، میزان الذہبی ج۱، ص۱۳۹، هدی الساری لابن حجر ص۵۵۰، الرفع والتکمیل ص۴۲۹-۴۰۹ وغیرہ)

تنبیہ: امام احمد الحمانی الحنفیؒ امام مالک کے اس قول کو روایت کرنے میں منفرد نہیں ہیں بلکہ "من طریق أخری عن الشافعی" یہی متن و مفہوم سنداً صحیح ثابت ہے۔

(تاریخ بغداد ج۱۳، ص۳۳۷، وفی نسخۃ ج۱۱، ص۲۴۱)

فلهذا بالتحقیق والیقین امام احمد الحمانی الفقیہ الحنفی رحمہ اللہ صدوق ومقبول ہے ان پر جرح عداوتِ مذہبی، تعصب وحسد پر مبنی ہے جو کہ باطل ومردود ہے۔

چھٹا راوی:

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ ہیں۔ یہ بھی ثقہ ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے شاگرد ہیں اور امام احمد بن حنبلؒ کے استاذ ہیں۔ صحاح ستہ کے مرکزی راوی ہیں۔ کتاب الجہاد، کتاب الزہد ان کی مشہور کتابیں ہیں۔

ساتویں راوی خود امام مالکؒ ہیں۔ یہ بھی ثقہ ہیں۔

ہم نے اس قول کی سند کے مکمل رواۃ کی توثیق ثابت کردی ہے۔

جواب ثانی:

اگر بالفرض اس قول کی سند ضعیف بھی ثابت ہو جائے تو پھر بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ فضائل میں تو ضعیف روایت بھی عند الفقہاء والمحدثین مقبول ہے۔ مثلاً...... امام سفیان ثوریؒ، امام ابن المبارکؒ، امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، ابن ابی العوامؒ، امام یحیٰ بن محمد النیسابوریؒ، امام ابوعبداللہ الحاکمؒ، امام ابوبکر البیہقیؒ، امام ابوعبداللہ الصیمریؒ، امام ابوبکر الخطیبؒ، امام ابن عبدالبرؒ، امام موفق بن احمد المکیؒ، امام محمد بن محمود الخوارزمیؒ، امام ابوزکریا النوویؒ، محقق ابن تیمیہ، امام تقی الدین السبکیؒ، امام ابوعبداللہ الذہبیؒ، امام ابوالحجاج المزیؒ، امام مغلطائیؒ، امام ابن الہمامؒ، حافظ ابن حجر عسقلانیؒ، امام ابوبکر السیوطیؒ، امام عبدالوہاب الشعرانیؒ، امام ابن حجر المکیؒ، امام محمد البزاریؒ، امام ابن عابدین الشامیؒ، علامہ محمد زاہد الکوثریؒ، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ وغیرہم نے اس اصول کو بیان فرمایا ہے۔

(الکفایہ فی علم الروایۃ، ص ١٣٤، تدریب الراوی ج ١، ص ٢٥٢، مستدرك حاکم، ج١، ص ٦٦٦، دلائل النبوۃ للبیهقی، ج١، ص ٣٢، فضائل ابی حنیفه لابن ابی العوام واخبار ابی حنیفه للصیمری، الانتقاء لابن عبد

المبر، مناقب موفق المكی، مقدمه جامع المسانید للخوارزمی، مقدمه مسلم للنووی ص۲۱، تقریب مع التدریب للنووی ج ۱، ص ۲۵۱، فتاویٰ ابن تیمیه ج ۱۸، ص ٦٥، شفاء السقام للسبکی ص ۱۰. ۱۱، مناقب ابی حنیفه للذهبیٰ، تهذیبب الکمال للمزی، ج ۱۹، ص ۱۰۷، الاکمال للمغلطائی ج ......ص......، فتح القدیر لابن الهمام، ج۱، ص ۲۱۸. ۳۰۳، تهذیب الابن حجر ج ۵ ص ۵۲۹، تدریب الراوی ج۱، ص ۲۵۳، تبییض الصحیفة للسیوطی، میزان الکبریٰ للشعرانی ج۱، ص ٦٨، الخیرات الحسان لابن حجر مکی، مناقب کردری، در مختار للشامی ج ۱، ص ۲۵۳، قواعد فی علوم الحدیث ص ۳۵)

انوارخورشید نے بھی اس قول کوامام صاحب کے فضائل ہی میں نقل کیا ہے۔فلہٰذا آپ کا یہ اعتراض باطل ومردود ہے۔

(۲)امام مالکؒ کا قول امام شافعیؒ کے حوالہ سے

مولانا انوارخورشید نے حدیث اوراہلِ حدیث ص ۲۸ پر حضرت امام شافعیؒ کی سند سے امام مالکؒ کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

(۲) حضرت امام شافعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آپؒ نے فرمایا۔

قیل لمالك بن انس هل رأیت ابا حنیفة؟ قال نعم رأیت رجلا لو کلمك فی هذه الساریة.ان یجعلها ذهبا لقام بحجته.

(ابوبکر بن احمد بن علی الخطیب البغدادی،تاریخ بغداد ج ۱۳،ص ۳۳۷)

حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے ابوحنیفہ کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایاہاں دیکھا ہے وہ ایسے شخص تھے کہ اگرتم سے اس ستون کے سونا ثابت کرنے کے دلائل بیان کریں تو وہ ضرور اپنی حجت میں کامیاب رہیں۔

اعتراض:

اس قول پر مولانا داؤدارشد غیرمقلد نے اعتراض کیا ہے اورلکھا ہے کہ یہ روایت مدح

نہیں اور اس پر امام ابو حاتم رازی کا تبصرہ نقل کیا اور کہا کہ امام ابو حاتم نے امام مالکؒ کے قول کی جو سند درج کی ہے وہ مختصر اور صحیح ہے۔ (حدیث اور اہل تقلید ج۱ ص۴۷)

جواب اول:

انوار صاحب نے اس قول کو تاریخ بغداد سے نقل کیا ہے۔ تاریخ بغداد میں جو اس کی سند ہے وہ ٹھیک ہے اور داؤد ارشد نے جس سند کا ذکر کیا ہے کہ وہ درست نہیں ہے وہ اور ہے ہم یہاں پر تاریخ بغداد والے قول کی مکمل تحقیق پیش کرتے ہیں۔

سند کی تحقیق:

(۱)......امام ابوبکر الخطیب البغدادی الشافعیؒ ولادت ۳۹۲ھ وفات ۴۶۳ھ:

یہ مشہور امام شافعیؒ المذہب تھے ائمہ نے ان کو **الحافظ الکبیر الامام المحدث الشام والعراق و کان من کبار الشافعیة و کان ثقة حافظا متقنا متحریا مصنفا** قرار دیا ہے۔

دیکھئے! (تذکرۃ الحفاظ الذہبی ج ۳، ص ۲۲۱ تا ۲۲۷، سیر اعلام النبلاء للذہبی ج ۱۱، ص ۵۱۲تا۵۲۲)

تنبیہ:

امام ابوبکر خطیب بغدادیؒ نے واضح تصریح کی ہے کہ غیر مجتہد کے لیے تقلید فرض ہے،

ولانه لیس من أهل الاجتهاد و کان فرضه التقلید ......الخ الفقیه والمتفقه للخطیب ج ۲ ص ۶۶، قافلۂ حق شمارہ نمبر ۳، ۲۳، ۱۴۲۹ھ)

غیر مقلدین کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ اپنے فتویٰ پر (تقلید شرک حرام بدعت و ناجائز ہے) غور کریں۔

(۲)......امام ابوبکر احمد بن محمد البرقانی الخوارزمی الشافعیؒ ولادت ۳۳۶ھ وفات ۴۲۵ھ

یہ مشہور امام شافعی المذہب تھے۔ ائمہ نے ان کو **الامام الحافظ شیخ الفقهاء**

والمحدثين الشافعی شیخ بغداد الامام العلامة الفقیه الحافظ الثبت شیخ الفقهاء والمحدثین سمع من ابی العباس ابن حمدان بخوارزم وکان ثقة ورعا ثبتا فهما، قرار دیا ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ، ج ۳، ص ۱۸۳ تا ۱۸۵، سیر اعلام النبلاء، ج ۱۱، ص ۲۵۰ تا ۲۵۲)

(۳) ...... امام ابوا العباس بن حمدان النیسابوری ثم الخوارزمیؒ ولادت ۲۷۳ھ وفات ۳۵۶ھ وفی روایۃ وفات ۳۶۰ھ:

یہ مشہور امام ومحدث ہیں۔ ائمہ نے ان کو الامام الحافظ النیسابوری محدث خوارزم، محدث خوارزم، سکن خوارزم الزاهد من ورعه واجتهاده وکان ورعا فی معاملاته کبیر القدر لو کان حافظ القرآن عارفا بالحدیث والتاریخ والرجال والفقه، قرار دیا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء ج ۱۰، ص ٤٤٦. ٤٤٧، العبر للذهبی ج ۱، ص ۳۵۸، تاریخ الاسلام للذهبی ج ۲۶، ص ۱۵۳)

(۴) ...... امام محمد بن ایوب ابوعبداللہ البجلی الرازیؒ ولادت ۲۰۰ھ وفات ۲۹۴ھ:

یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے ان کو الحافظ المحدث الثقة المعمر المصنف البجلی الرازی ثقة وهو محدث ابن محدث، وجمع وصنف وکان ثقة قرار دیا ہے۔ یہ ثقہ بالاجماع ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء، ج ۹، ص ۲٤۷. ۲٤۸، العبر للذهبی ج ۱، ص ۲٦۵)

(۵) ...... امام احمد بن الصباح ابن ابی سریج النشلی ابوجعفر الرازی وفات ۲۴۱ھ۔

یہ صحیح بخاری وغیرہ کا راوی ہے۔ ائمہ نے ان کو الحافظ العالم ابو جعفر الرازی ثقة صدوق وکان ثقة ثبتا احد اصحاب الحدیث قرار دیا ہے یہ ثقہ بالاجماع ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، ج ۱، ص ۳۲۵، ۳۲٦، تہذیب لابن حجر، ج ۱، ص ۳۲)

(٦) ...... امام محمد بن ادریس الشافعیؒ ولادت ۱۵۰ھ وفات ۲۰۴ھ۔

یہ مشہور امام ہیں اور صحیح بخاری معلقاً، صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو

الامام العلم جبر الامة صدوق (الحافظ) و كان شابا مفهما و سيد الفقهاء وفقيه البدن صدوق ثقة قرار دیا ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ للذھبی ج۱،ص۲۶۵،تہذیب لابن حجر ج۵،ص۲۰تا۲۳)

(۷)......امام مالک بن انس المدنیؒ ولادت ۹۳ھ وفات ۱۷۹ھ:

یہ مشہور امام ہیں۔صحاح ستہ کے راوی ہیں۔ائمہ نے ان کو الامام الحافظ فقيه الامة شيخ الاسلام المدني الفقيه امام دار الهجرة هو شيخ الاسلام حجة الامة رأس المتقنين و كثير المثبتين قرار دیا ہے اور یہ ثقہ ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ ج۱،ص۱۵۴،سیر اعلام النبلاء ج۶،ص۳۰۳،تقریب لابن حجر ج۲ص ۵۶۵)

فائدہ: یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔اور امام احمد الحمانی الحنفیؒ کے متن کے موافق ہے۔یہ متابعت صحیحہ ہے۔

جواب ثانی:

جناب داؤد غیر مقلد صاحب آپ نے ابن ابی حاتم رازیؒ کی جس روایت کو نقل کیا ہے اس کی سند تاریخ بغداد میں یوں ہے۔روى الامام ابوبكر الخطيب بسنده الى اخبرنا علي بن عبد العزيز البرذعي اخبرنا ابو محمد عبد الرحمن بن ابي الحاتم الرازي حدثنا ابي حدثنا ابن ابي سريح قال سمعت الشافعيؒ يقول سمعت مالك بن انس و قيل له تعرف ابا حنيفة فقال نعم

(آداب الشافعی ومناقبہ ص۲۱۲،تاریخ بغداد ج۱۳،ص۴۰۱،بحوالہ حدیث اور اہل تقلید ج۱،ص۷۵)

جہالت علمی:

جناب داؤد صاحب اخبرنا ابو محمد سے مراد امام ابوحاتم رازی نہیں ہیں بلکہ ان

کے بیٹے عبدالرحمٰن ابن ابی حاتم الرازی ہیں۔ کیونکہ ابومحمد کنیت عبدالرحمٰن بن ابی حاتم رازیؒ کی ہے اور ابو حاتم کنیت محمد بن ادریس الحنظلی رازیؒ کی ہے۔ آپ نے بیٹے کو والد بنا دیا ہے۔

جواب ثالث:

اولاً...... خطیب بغدادیؒ کی سند میں ایک راوی علی بن عبدالعزیز البرذعیؒ ہیں۔ گواس کو خطیبؒ نے ثقہ کہا ہے۔ مگر ساتھ ہی اس کی بھی تصریح کی ہے کہ یہ **احد الصالحین ترك الدنیا عن مقدرة و اشتغل بالعبادة** کہ یہ صوفی، تارک دنیا، عبادت میں مشغول رہتا تھا یعنی کٹر صوفی تھا۔ (تاریخ بغداد ج ۱۰، ص ۲۴، رقم ۷ ۶۳۹۷)

اور صوفیاء و صالحین کے متعلق آپ کے ہیلپر جناب یحییٰ گوندلوی صاحب مرحوم نے بڑی تفصیل سے لب کشائی فرمائی ہے، مثلاً...... صوفیاء حضرات کے مختلف قسم کے نظریات کے اجتماع سے ایک نئے مذہب نے جنم لیا جو اسلام سے کم اور غیر مذاہب سے زیادہ مطابقت رکھتا ہے (ضعیف اور موضوع روایات ص ۵۱) نیز لکھتے ہیں کہ اگر ان صوفیاء کے اعتقادات پر نظر ڈالیں تو آپ کو گندگی کا بہت بڑا ڈھیر نظر آئے گا (ایضاً ۵۲)

نیز لکھتے ہیں ان حضرات کی موضوع روایات کا دائرہ عقائد اور عبادات میں ترغیب و ترغیب تک ہے۔ یہ لوگ ثواب سمجھ کر روایات وضع کرتے تھے (ایضاً) نیز لکھتے ہیں کہ وضع حدیث میں وہ سبقت لے گئے ہیں۔ ان کی کتابوں میں من گھڑت روایات زیادہ ہیں (ایضاً) نیز لکھتے ہیں کہ حدیث وضع کرنے والے کئی قسم کے لوگ ہیں ان میں سب سے زیادہ نقصان دہ وہ لوگ ہیں جو زہد کی طرف منسوب ہیں۔ یہ لوگ وضع حدیث کا دھندہ کارِ خیر سمجھ کر کرتے تھے (ایضاً ص ۵۳)

نیز لکھتے ہیں کہ ''عقائد میں خرابی اور شرک و بدعات کا جو رواج ان کے ذریعہ ہوا ہے یا ہو رہا ہے وہ دوسرے واضعین سے نہیں ہوا (ایضاً)

نیز لکھتے ہیں ائمہ کے حوالہ سے کہ آپ صالحین کو حدیث میں بہت جھوٹ بولنے والے پائیں گے۔ (ایضاً ص ۵۴)

نیز لکھا ہے کہ ''جھوٹ ان کی زبانوں پر بے ساختہ جاری ہو جاتا ہے وہ عمداً ایسا نہیں کرتے۔ (ایضاً)

نیز لکھا ہے کہ جب تم حدیث کی سند میں کسی زاہد راوی کو دیکھو تو اس حدیث سے اپنے ہاتھ دھولو۔ (ایضاً، ص ۵۵)

جواب رابع:

امام ابو محمد عبد الرحمٰن بن ابی حاتم الرازی الشافعیؒ جن کی ولادت ۲۴۰ھ وفات ۳۲۷ھ ہے۔ جبکہ امام مالک بن انسؒ کی پیدائش ولادت ۹۳ھ وفات ۱۷۹ھ میں ہے۔ امام ابو محمد ابن ابی حاتم رازیؒ کی پیدائش امام مالکؒ کی وفات کے تقریباً اکسٹھ سال بعد ہوئی ہے اور اسی طرح امام ابوحنیفہؒ کی وفات کے نوے سال بعد میں ابن ابی حاتم رازیؒ کی پیدائش ہوئی۔ کیا ابن ابی حاتم رازیؒ نے امام مالکؒ سے یہ بات خود سنی ہے جبکہ امام ابن ابی حاتم رازی شافعیؒ المذہب نے اس روایت کا متن بھی متغیر کیا ہے۔ حالانکہ دیگر طرق میں یہ خاص الفاظ موجود نہیں ہیں کما صرح الامام الحافظ المحدث الناقد الکوثری رحمہ اللہ اقول هذا تفسير من ابن ابی حاتم بعد تغيره المتن وقد سبق من الخطيب فی (۳۳۸) ان مالكا قال نعم رأت رجلا لو كلمك فی هذه السارية ان يجعلها ذهبا لقام بحجته اه و لفظ ابن ابی سريج بسنده إلى مالك على ما رواه ابو محمد بن حيان عن ابی العباس الجمال نعم رأيت رجلا لو نظر الی هذه السارية وهی من الحجارة فقال انها من ذهب اقام بحجته ومثله فی طبقات الفقهاء لابی اسحاق الشيزازی اه۔ (تانیب الخطیب ص ۱۱۴)۔

خلاصہ:

امام ابن ابی حاتم رازی شافعیؒ نے مخالفت مذہبی کی وجہ سے یہ جرح کی ہے اور قدح

والے الفاظ بنائے ہیں۔ ورنہ امام مالکؒ کے یہ الفاظ مدح وثناء کے ہی ہیں نہ کہ قدح کے۔

جواب خامس:

جو روایت ہم نے تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۴۷ سے پیش کی ہے۔

اولاً ......اس کی سند میں ابن ابی حاتم رازیؒ نہیں ہے جو کہ داؤد غیر مقلد کا واضح جھوٹ ہے۔

ثانیاً......اور نہ ہی وہ کلام جس میں امام صاحبؒ کی قدح کا پہلو نکلتا ہے جو کہ تعصب مذہبی پر مبنی ہے اس میں موجود ہے لہٰذا یہ داؤد غیر مقلد کا دوسرا واضح ترین جھوٹ ہے۔

(۳) امام شافعیؒ کا قول

مولانا انوار خورشید نے ''حدیث اور اہل حدیث ص ۲۹'' پر امام شافعیؒ کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

من اراد ان یعرف الفقه فلیلزم ابا حنیفة و اصحابه فان الناس کلهم عیال علیه فی الفقه. (تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۴۶)

جو شخص فقہ حاصل کرنا چاہتا ہے وہ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کو لازم پکڑے کیونکہ تمام لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہؒ کے خوشہ چین ہیں۔

اعتراض:

اس روایت پر جناب دواؤد ارشد غیر مقلد نے لکھا کہ اس کی سند میں ایک راوی وہی احمد الحمانی کذاب ہے اور اس میں خیر سے ایک راوی زکریا بن عبدالرحمٰن مجہول ہے۔

(حدیث اور اہل تقلید، ج ۱، ص ۷۵)

جواب.

ہم پہلے اس قول کی سند کی تحقیق پیش کرتے ہیں۔

سند کی تحقیق:

(۱)......امام علی بن المحسن ابوالقاسم التنوخیؒ ولادت ۳۶۵ھ وفات ۴۴۷ھ:

وکان متحفظا فی الشھادۃ محتاطا صدوقا فی الحدیث القاضی العالم المعمر التنوخی صدوقا فی الحدیث.

(تاریخ بغداد ج ۱۰، ص ۸۶ـ۸۷، سیر اعلام النبلاء ج ۱۱، ص ۳۶۲)

(۲)......امام محسن بن علی التنوخیؒ ولادت ۳۲۷ھ وفات ۳۸۴ھ:

کان سماعہ صحیحا وکان ادیبا شاعرا اخباریا. القاضی العلامۃ البصری الادیب صاحب التصانیف وکان اخباریا متفننا وکان سماعہ صحیحا ہیں۔ (تاریخ بغداد، ج ۱۱، ص ۱۰۵، سیر اعلام النبلاء، ج ۱۰، ص ۶۵۶)

(۳)......امام محمد بن احمد بن حمدانؒ ولادت ۲۷۳ھ وفات ۳۵۶ھ:

یہ ثقہ ہیں ان کی توثیق وتعدیل اور ترجمہ پہلے گزر چکا ہے۔ امام محمد بن احمد کی کنیت ابو العباس ہے۔

(۴)......امام احمد بن الصلت الحمانیؒ:

الفقیہ المحدث مظلوم الحنفی صدوق عند الفقہاء و المحدثین الحنفیہ وغیرھم ......ان کا ترجمہ بھی پہلے گزر چکا ہے تفصیل وہاں پر دیکھیں۔

(۵)......امام ابوعبید القاسم بن سلام البغدادیؒ ولادت ۱۵۷ھ وفات ۲۲۴ھ:

یہ مشہور امام فقیہ ومحدث ہیں ائمہ نے ان کو الامام الحافظ المجتھد والامام المجتھد البحر الفقیہ صاحب المصنفات ثقۃ مامون ثقۃ امام جبل وکا دینا فاضلا عالما فقیہا صاحب سنۃ قرار دیا ہے اور یہ ثقہ بالاجماع ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء، ج ۷، ص ۵۹۳، تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵، تہذیب لابن حجر، ج ۴، ص ۵۱۷تا۵۱۹)

(٦)......امام محمد بن ادریس الشافعیؒ:

ان کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے، آپؒ ثقہ ہیں۔ اس روایت کے تمام رواۃ کے صحیح ہونے کی وجہ سے یہ روایت سنداً مقبول ہے۔

جواب ثانی:

امام شافعیؒ سے امام ابوحنیفہؒ کی مدح وثنا کئی اسانید سے مروی ہے۔ مثلاً......(۱)......قد روى الامام الحافظ المحدث القاضي ابو القاسم ابن ابى العوام المصرى قال حدثنى احمد بن على بن الحسن بن شعيب المداينى يقول سمعت اسمعيل بن يحيى المزنى يقول سمعت الشافعى محمد بن ادريس يقول الناس عيال على ابى حنيفة فى الفقه. (فضائل ابی حنیفہ الابن ابی العوام قلمی ص ۱۷)

(۲)......روى الامام ابن ابى العوام قال سمعت محمد بن محمد بن الأشعث الكوفى يقول سمعت يونس بن عبد الأعلى يقول سمعت الشافعى يقول ما طلب احد الفقه الا كان عيالا علىٰ ابى حنيفة (ایضاً)

(۳)......روى الامام ابوبكر الخطيب قال أخبرنا أبو نعيم الحافظ حدثنا محمد بن ابراهيم بن على قال سمعت حمزة بن على البصرى يقول سمعت الربيع يقول سمعت الشافعى يقول الناس عيال علىٰ ابى حنيفة فى الفقه. (تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۳۴۶)

(۴)......روى الإمام أبو بكر الخطيب قال أخبرنا ابو طاهر محمدبن على بن محمد بن يونس الواعظ اخبرنا عبيد الله بن عثمان بن يحيى الدقاق حدثنا إبراهيم بن محمد بن احمد ابو اسحق البخارى حدثنا عباس بن عبد العزيز ابو الفضل القطان حدثنا حرملة بن يحيىٰ قال سمعت محمد بن ادريس الشافعیؒ يقول الناس على هؤلاء الخمسة ممن وفق له الفقه.

(تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۳۴۶، مناقب کردری ج ۱، ص ۱۰۶)

فلهذا امام شافعیؒ سے امام ابوحنیفہؒ کی مدح وثناء بل صرح الامام الکوثری تواتر عن الشافعی...... الخ (تانیب الخطیب، ص ۱۳۷)

فلهذا امام شافعیؒ کے نزدیک امام اعظم ابوحنیفہؒ ثقه صدوق ہیں۔

جواب ثالث: امام حافظ، محدث، ثقہ محمد بن محمد کردریؒ نے ما رأيت احدا افقه منه کے الفاظ، حافظ، محدث، فقیہ، ناقد ابومحمد الحارثی البخاریؒ کے طریق سے نقل کیے ہیں۔

(مناقب کردری، ج۱، ص۹۰)

امام شافعی رحمہ اللہ کا دوسرا حوالہ

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ یہ بھی فرماتے تھے۔

مارایت احدا افقه منه.

میں نے ابوحنیفہ سے بڑھ کر کوئی فقیہ نہیں دیکھا۔ (مناقب کردری، ج۱، ص۹۹)

(۴)...... امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا حوالہ

مولانا انوار خورشیدؒ نے حدیث اور اہل حدیث ص ۲۹۔۳۰ پر امام احمد بن حنبلؒ کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

(۴) حضرت ابوبکر مروزیؒ فرماتے ہیں، میں نے حضرت امام احمد بن حنبلؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

لم يصح عندنا ان ابا حنيفة قال القرآن مخلوق.

ہمارے نزدیک یہ بات ثابت نہیں کہ ابوحنیفہؒ نے قرآن کو مخلوق کہا ہے۔

میں نے عرض کیا کہ الحمد للہ اے ابوعبداللہ (یہ امام احمدؒ کی کنیت ہے) ان کا تو علم میں بڑا مقام ہے، فرمانے لگے۔

سبحان الله هو من العلم والورع والزهد وايثار الدار الآخرة بمحل لا يدرك فيه احدٌ. (مناقب ذہبی، ص ۲۷)

سبحان اللہ وہ تو علم، ورع، زہد اور عالم آخرت کو اختیار کرنے میں اس مقام پر ہیں جہاں کسی کی رسائی نہیں۔

اعتراض:

جناب داؤد صاحب نے لکھا ہے کہ یہ سند حسن درجہ کی ہے اور لفظ الحمد لله یا ابا عبد الله هو من العلم بمنزلة الخ بلاسند ہونے کی وجہ سے بے اصل ہے۔

(حدیث اور اہل تقلید ج ۱، ص ۷۶)

جواب: اس قول کی سند تاریخ بغداد میں موجود ہے اور وہ اس طرح ہے۔

سند کی تحقیق:

(۱)......امام ابوبکر الخطیبؒ:

ان کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے۔

(۲)......امام الحسن بن محمد الخلال ابو محمد ولادت ۳۵۲ھ وفات ۴۳۹ھ:

یہ وكان ثقة له معرفة وتنبه وخرج المسند على الصحيحين وجمع ابوابا و تراجم كثيرة الامام الحافظ المجدد محدث العراق ہیں۔

(تاریخ بغداد ج ۶، ص ۱۲۴، سیر اعلام النبلاء، ج ۱۱، ص ۳۲۷)

(۳)......امام علی بن عمر والحریریؒ ولادت ۲۹۲ھ وفات ۳۸۰ھ:

ثقة مستور احسن المذهب و كان ثقة ہیں۔ (تاریخ بغداد ج ۱۰، ص ۱۷)

(۴)...... امام علی بن محمد ابو القاسم القاضی النخعی المعروف بابن کاس ولادت ......ھ وفات ۳۲۴ھ:

یہ كان ثقة فاضلا عارفا بالفقه على مذهب ابی حنيفة ويقرى القرأة و كان من المتقدمين فى الفقه من الكوفيين الثقات و كان مقدما فى علم ابی حنيفة ومقدما فى علم الفرائض وان ابا القاسم بن كاس الفقيه ہیں۔

(تاریخ بغداد ج ۱۰، ص ۵۳۔ ۵۴، الجواہر المضیئہ ج ۱، ص ۳۷۱)

(۵)......امام ابوبکر احمد بن محمد المروزیؒ ولادت ۲۰۰ھ وفات ۲۷۵ھ:

یہ الامام القدوۃ الفقیہ المحدث شیخ الاسلام نزیل بغداد وصاحب الامام احمد ولازمہ وکان اجل اصحابہ ھو المقدم من اصحاب احمد لورعہ و فضلہ وکان اماما فی السنۃ شدید الاتباع لہ جلالۃ عجیبۃ ببغداد، وکان اما ما فی الفقہ و الحدیث کثیر التصانیف ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء، ج۹، ص۹۷-۹۸، العبر للذہبی ج۱، ص۲۴۷)

(۶)...... امام احمد بن محمد بن حنبل الذھلی ثم الشیبانی المروزی ثم البغدادیؒ ولادت ۱۶۴ھ وفات ۲۴۱ھ:

یہ ائمہ اربعہ میں چوتھے امام ہیں اور صحاح ستہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو شیخ الاسلام وسید المسلمین فی عمرۃ الحافظ الحجۃ واحد الائمۃ ثقۃ حافظ فقیہ حجۃ قرار دیا ہے اور آپ ثقہ ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ ج۱، ص۱۵، تقریب لابن حجر، ج۱، ص۲۰)

فلہٰذا مذکورہ روایت صحیح ہے جبکہ داؤد صاحب نے بھی اس کو حسن تسلیم کیا ہے اور یاد رہے کہ لفظ فقلت الحمد للہ یا ابا عبد اللہ ھو من العلم بمنزلۃ ...... الخ امام ذہبیؒ جیسے محدث اور ناقد کے سامنے بروایتِ مناقب ابی حنیفہؒ علی بن کاٗس انہی الفاظ کے ساتھ روایت پہنچی ہے اور انہوں نے لکھی ہے ورنہ امام ذہبیؒ کو جھوٹا اور مدرج قرار دینا پڑے گا معاذ اللہ اور یہ الفاظ بھی ثابت ہی ہیں مثلاً...... یہ لفظ امام علی بن کأس النخعی م ۳۲۴ھ نے مناقب ابی حنیفہؒ میں روایت کیے ہیں۔ اور یہ تو ثقہ، محدث اور حافظ ہیں اور امام دار قطنیؒ کا استاد ہے۔ (عقود الجمان الدمشقی ص۱۹۳)

اب تو داؤد ارشد غیر مقلد کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ مذکورہ الفاظ صحیح سند کے ساتھ ثابت ہیں اور باسند ہیں۔

جواب ثانی:

امام اعظم ابوحنیفہؒ کا مذہب وعقیدہ یہ تھا کہ جو شخص قرآن مجید کو مخلوق سمجھے وہ بدعتی، فاسق و کافر ہے اور اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ مثلاً (۱) روی الامام ابن ابی العوام بسنده الی سمعت ابا یوسف یقول سمعت أبا حنیفة یقول (قدم) علینا من هذا الوجه صنفان کافران الجهمیة والتشبهة یعنی من خراسان.

(فضائل ابی حنیفہ لابن ابی العوام)

(۳)...... روی الامام ابوبکر البیهقی بسنده الی محمد بن سایق یقول سئلت ابا یوسف فقلت أکان ابی حنیفة یقول القرآن مخلوق قال معاذ الله ولا انا اقوله فقلت أکان یری رأی جهم فقال معاذ الله ولا انا اقوله (قال البیهقی) رواته ثقات.

(الاسماء والصفات للبیهقی ج۱، ص۳۸۸، وفی نسخه ص ۲۵۱)

(۴)......روی الإمام البیهقی بسنده الی ابی یوسف القاضی یقول کلمت ابا حنیفة رحمه الله تعالٰی سنة جرداء فی ان القرآن مخلوق ام لا فاتفق رأیه ورأیی علی ان من قال القرآن مخلوق فهو کافر قال ابو عبد الله (الحاکم) رواة هذا کلهم ثقات. (ایضاً)

(۴)...... روی الامام ابوبکر الخطیب البغدادی بسنده الٰی بشر بن الولید قال سمعت ابا یوسف القاضی یقول: قال ابو حنیفة صنفان من شر الناس بخراسان الجهمیة و المشبة وربما قال والمقاتلیة وفی روایة حدثنا یحیٰی بن عبد الحمید الحمانی عن ابیه قال: سمعت ابا حنیفة یقول جهم بن صفوان کافر. (تاریخ بغداد، ج۱۱، ص۲۶۵)

جو امام قرآن پاک کے مخلوق کہنے والے کو کافر قرار دیتا ہو ان کی طرف اس قول کی نسبت

کرنا گویا کہ ان پر بہتان لگانا ہے۔

(۵)......امام سفیان بن عینیہؒ کا حوالہ

مولانا انوار خورشید نے حدیث اور اہل حدیث ص ۳۰ پر امام سفیان بن عینیہ کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

(۵) حضرت سفیان بن عینیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

مَا مَقَلَتْ عَيْنِيْ مِثْلَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ.

میری آنکھ نے ابو حنیفہؒ کی مثل نہیں دیکھا۔ (مناقب الامام ابی حنیفہ لذہبی، ص ۲۷)

اعتراض:

جناب داؤد ارشد غیر مقلد نے لکھا ہے کہ اس کی سند میں محمد بن مرجعابیؒ، رافضی فاسق ہے اور دوسری روایت کی سند میں عبداللہ بن محمد الحلوانی مجہول راوی ہے۔ لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔ مفہوماً۔ (حدیث اور اہل تقلید ج ۱، ص ۷۶)

جواب اول:

جناب داؤد ارشد غیر مقلد نے امام محمد بن عمر جعابی پر رافضی و فاسق ہونے کی جرح کی ہے لیکن اس کے کئی جواب ہیں۔

اولاً: یہ جرح اس کی ثقاہت و عدالت اور حفظ و صدق کو متاثر نہیں کرتی۔ خصوصاً رافضی تو امام اعظم ابو حنیفہؒ کے سخت مخالف ہیں اور ان پر جرح کرتے ہیں۔ دیکھئے کتب شیعہ۔

اگر امام محمد بن عمر رافضی ہو کر امام اعظم ابو حنیفہؒ کی مدح میں روایت بیان کرتا ہے تو بطریقِ اولیٰ مقبول ہوگی کہ رافضی ہو کر بھی امام صاحبؒ کی تعریف کرتا ہے۔

ثانیاً: بعض ائمہؒ نے ان کی توثیق و تعدیل بھی بیان فرمائی ہے۔ مثلاً **کان احد الحفاظ الموجودين، لم ير في البغداد يبين احفظ منه، وكان اماما في المعرفة بعلل الحديث و ثقات الرجال والتواريخ لم يبقه في زمانه من**

یتقدمه فی الدنیا، الحافظ وصنف الکتب و کان عدیم المثل فی حفظه الحافظ البارع العلامٰة، ولا رأیت فی اصحابنا احفظ من ابی بکر الجعابی، اور یہ چار لاکھ احادیث کے حافظ تھے اور چھ لاکھ احادیث کا مذاکرہ کرتے تھے **و کان یحفظ من هذا قریبا مما یحفظ من الحدیث المسند الذی یتفاخر الحفاظ بحفظه** قرار دیا ہے۔

(تاریخ بغداد، ج ۲، ص ۴۰۲ تا ۴۰۵، العبر للذہبی ج ۱، ص ۳۵۰، تذکرۃ الحفاظ ج ۳، ص ۹۲ تا ۹۴، سیر اعلام النبلاء، ج ۱۰، ص ۳۸۲ تا ۳۸۹، وغیرہ)

اور یاد رہے کہ امام ذہبیؒ نے خود میزان میں ان الفاظ سے ان کی توثیق وتعدیل کی ہے مثلاً **ابو بکر الجعابی الحافظ من ائمة هذا الشأن ببغداد و کان احد الحفاظ المجودین** اور ائمہ سے بھی ان کی توثیق وتعدیل نقل فرمائی ہے۔

(میزان الاعتدال ج ۳، ص ۶۳۸ تا ۶۳۹) وللہ الحمد

جواب ثانی:

امام سفیان بن عیینہؒ م ۱۹۸ھ سے امام ابو حنیفہؒ کی مدح وثناء (جو کہ تعدیل وتوثیق ہوتی ہے) کئی اسانید سے مروی ہے۔ مثلاً...... **قال اقعد فی الحدیث ابو حنیفة الخ**

(فضائل ابی حنیفہ واخبارہ لابن ابی العوام ص ۳۵ قلمی) اخبار ابی حنیفہ للصمیری ص ۷۵، الانتقاء لابن عبد البر، ص ۱۹۹، مناقب موفق المکی، مناقب کردری وغیرہ)

(۲)......**و قال کان ابو حنیفة اکثر الناس صلٰوة و اعظمهم امانة واحسنهم مروة.**

(فضائل ابی حنیفة ص ۳ قلمی، الانتقاء ص ۲۰۰، تاریغ بغداد ج۱۱ ص ۲۵۱، عقود الجمان ص ۲۰۳، مناقب موفق المکی، مناقب کردری وغیره)

(الانتقاء ص ۱۹۹)

(۴)......وقال الفقيه ابو حنيفةؒ. (الانتقاء ص ۱۹۹)

فلہٰذا امام ابن عیینہؒ نے امام ابو حنیفہؒ کی مدح وثناء، تعدیل وتوثیق فرمائی ہے اور مذکورہ اعتراض باطل ومردود ہے۔ وللہ الحمد

امام سفیان بن عیینہؒ کا دوسرا حوالہ

آپ یہ بھی فرماتے تھے۔

العلماء ابن عباس فی زمانه والشعبی فی زمانه و ابو حنیفة فی زمانه والثوری فی زمانه.

علماء تو یہ تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے زمانے میں، امام شعبی رحمہ اللہ اپنے زمانے میں اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ اپنے زمانے میں اور سفیان ثوری رحمہ اللہ اپنے زمانے میں۔

(اخبار ابی حنیفةؒ واصحابہ محدث صمیریؒ ص ۷۶، حدیث اور اہل حدیث ص ۲۰)

اعتراض:

اس کی سند میں عبداللہ بن الحلوانی مجہول ہے۔(حدیث اور اہل تقلید ج ا ص ۷۶)

جواب:

امام عبداللہ بن محمد الحلوانیؒ مجہول نہیں بلکہ معروف امام ہیں۔ ان سے ابو العلاء الواسطیؒ، الصیمریؒ، التنوخیؒ، احمد بن علی التوزیؒ، الازہریؒ، العتیقیؒ، وغیرھم نے روایت کی ہیں۔

(تاریخ بغداد ج ۸، ص ۱۹۲)

(۶) امام یزید بن ہارونؒ کا حوالہ

مولانا انوار خورشید نے حدیث اور اہل حدیث ص ۳۰۔ ۳۱ پر امام یزید بن ہارون کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

(۶) شیخ الاسلام والمسلمین حضرت یزید بن ہارون رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

کان ابو حنیفة تقیا نقیا زاهدًا عالمًا صدوق اللسان احفظ اهل زمانه

سمعت كل من ادركته من اهل زمانه يقول انه ما رأى افقه منه.

ابوحنیفہ پرہیز گار، پاکیزہ صفات، زاہد، عالم، زبان کے سچے، اور اپنے اہل زمانہ میں سب سے بڑے حافظ حدیث تھے، میں نے ان کے معاصرین میں سے جتنے لوگوں کو بھی پایا سب کو یہی کہتے سنا کہ اس نے ابوحنیفہؒ سے بڑھ کر کوئی فقیہ نہیں دیکھا۔

اعتراض:

مولانا داؤد ارشد صاحب کا اس قول کی سند پر یہ اعتراض ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی احمد بن عطیہ ہیں جو مجہول ہیں۔

جواب اول:

جناب داؤد ارشد صاحب آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ امام احمد بن عطیہؒ مجہول نہیں ہیں بلکہ یہ درحقیقت امام احمد بن محمد بن مغلس ہیں۔ مثلاً:

(۱)......**قال الامام ابی بكر الخطيب: احمد بن الصلت بن المغلس ابو العباس الحماني وقيل احمد بن محمد بن الصلت ويقال احمد بن عطية.** اھ (تاریخ بغداد ج ۴، ص ۵۴)

(۲)......**قال الحافظ القرشي: احمد بن الصلت وقيل احمد بن محمد بن الصلت ويقال احمد بن عطية.**

(الجواهر المضيئه للحافظ القرشی، ج۱، ص ۶۹)

جناب داؤد صاحب یہ آپ جیسے اہل علم کی نظر میں ہی مجہول ہو سکتے ہیں ورنہ اہلِ علم کے نزدیک مشہور امام، فقیہ ہیں اور فقہاء و محدثین حنفیہؒ وغیرہم کے ہاں صدوق اور مقبول ہیں جیسا کہ ہم نے بحوالہ ان کی نشاندہی کی ہے۔ اور یہ یاد رہے کہ مخالفین و متعصبین وغیرہم کی جرح اصول کے لحاظ سے مردود ہے۔

جواب ثانی:

امام یزید بن ہارون الواسطیؒ ولادت ۱۱۸ھ وفات ۲۰۶ھ:

یہ صحاح ستہ کے راوی ہیں۔اور ثقہ ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ للذهبی ج۱، ص ۲۳۱ ۲۳۲، سیر اعلام النبلاء ج ۷، ص ۲۰۲ وغیره)

ان سے کئی اسانید سے امام اعظم ابوحنیفہؒ کی ثناء و مدح، توثیق وتعدیل ثابت ہے۔مثلاً

(۱)......قال یزید بن هارونؒ ادرکت ألف رجل من الفقهاو کتبت عن اکثرهم ما رأیت فیهم افقه ولا اورع ولا احلم من خمسة أولهم ابو حنیفة. (فضائل ابی حنیفة لابن ابی العوام ص ٦ تا ٩)

(۲)......وقال: (ابو حنیفة) افقه. (فضائل ابی حنیفة لابن ابی العوام ص ۱٦ تا ٦۰، تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۲٤۳)

(۳)......وقال: ادرکت الناس فما رأیت احدا اعقل ولا افضل ولا اورع من ابی حنیفةً.

(اخبار ابی حنیفةؒ للصمیریؒ ص ۳۰، تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۲۵۸)

(۷)......امام یحییٰ بن سعید القطانؒ کا حوالہ

مولانا انوار خورشید نے حدیث اور اہل حدیث ص ۳۱ پر امام یحییٰ بن سعید القطان کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

امام الجرح والتعدیل حضرت یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

وانه واللهِ لَأَعْلَمُ هذِهِ الْأُمَّةِ بِمَا جَاءَ عَنِ اللهِ ورسوله.

واللہ ابوحنیفہ اس امت میں خدا اور اس کے رسول سے جو کچھ وارد ہوا ہے اس کے سب سے بڑے عالم ہیں۔(مقدمہ کتاب التعلیم، ص ۱۳۴)

محدث کبیر حضرت مولانا عبدالرشید نعمانیؒ نے بھی اس قول کو اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔مولانا عبدالغفار ذہبیؒ اپنے ایک قلمی مضمون میں لکھتے ہیں۔

(۸)......اخرجه مسعود بن شیبة السندي عن یحیٰی بن سعید القطان

قال: انه (یعنی ابا حنیفة) واللہ لا علم هذه الامة بما جاء عن الله و رسوله.

(مقدمہ کتاب التعلیم لعلامۃ مسعود بن شیبہ السندیؒ حوالہ امام ابن ماجہ اور علم حدیث ص ۱۶۷ از محدث نعمانیؒ ، مقام ابی حنیفہؒ از امام اہلِ سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ ص ۱۱۴)

اعتراض:

جناب داؤد صاحب لکھتے ہیں کہ اس اس روایت کی سند میں مسعود بن شیبہ السندی راوی ہے جو کہ مجہول ہے۔لہٰذا یہ روایت قبول نہیں۔(حدیث اور اہل تقلید ج ۱،ص ۷۷)

جواب اول:

امام مسعود بن شیبہ سندیؒ مجہول نہیں ہیں بلکہ ان کا تذکرہ امام حافظ محدث ناقد عبدالقادر القرشیؒ ولادت ۶۹۹ھ وفات ۷۷۵ھ نے شیخ الاسلام عماد الدین السندیؒ کے الفاظ سے کیا ہے۔(الجواهر المضیئه، ج۲، ص ۱۶۹)

امام قاسم بن قطلو بغا الحنفیؒ م ۸۷۹ھ نے ان کا ترجمہ یعنی مسعود بن شیبہ عماد الدین شیخ الاسلام کے الفاظ سے بیان کیا ہے(تاج التراجم فی طبقات الحنفیہ ،ص ۷۷)

جناب داؤد صاحب کیا آپ کے نزدیک جو شیخ الاسلام ہو وہ مجہول ہوتا ہے۔

جناب داؤد صاحب آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ امام الجرح والتعدیل یحیٰ بن سعید القطانؒ ولادت ۱۲۰ھ وفات ۱۹۸ھ نے امام اعظم ابوحنیفہؒ تابعی کوفی کی ثناء و مدح (جو کہ تعدیل وتوثیق ہوتی ہے) کئی اسانید صحیحہ سے فرمائی ہے مثلاً......(۱)... قال احمد بن محمد البغدادی سمعت یحیی بن معین یقول. سمعت یحیی بن سعید (القطان) یقول واللہ لو اکذب اللہ انا ربما سمعت.

(مناقب کردری، ج ۱،ص ۹۰)

(۲).. الکلمة السنة فنأخذ بما قال یحیٰی بن معین یعنی من رأی ابی حنیفة. (معرفۃ الرجال لابن معین ص ۳۸ ،مناقب کردری ج ۱،ص ۴۳)

(۳)......قال الامام ابراهیم بن عبد الله بن الجنید البغدادی سمعت یحیٰی بن معین یقول سمعت یحیٰی بن سعید یقول: انا لا اکذب الله ربما بلغنا الشیء من قول ابی حنیفة نستحسنه فأخذ به. (سوالات ابن الجنید ص ۲۵۱)

(۳)......قال الامام یحیٰی بن معین سمعت یحیٰی بن سعید القطان یقول: اذا استحسنت والله الشیء من قول أبی حنیفة اخذت به، وفی روایة لا نکذب، والله ربما استحسنا الشیء من قول ابی حنیفة فنذهب الیه و قال مرة اخری ربما سمعنا بالشئ من رأی ابی حنیفة فاستحسناء فاخذنابه، وقال یحیٰی: وکان یحیٰی بن سعید یذهب فی الفتوی إلی مذهب الکوفیین.

(فضائل ابی حنیفہ واخبارہ لابن ابی العوام ص ۲۵، ۵۸، جامع بیان العلم لابن عبد البر ج ۲، ص ۱۸۳، الانتقاء لابن عبد البر، ص ۲۰۳۔۲۰۴، تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۳۴۶، سیر اعلام النبلاء ج ۵، ص ۵۳۷، مناقب موفق المکی، ج ۲، ص ۳۰، ۳۱)

(۴)......قال یحیی بن معین سمعت یحیٰی بن سعید القطان یقول: لا نکذب الله ما سمعنا احسن من رائی ابی حنیفة ولقد اخذنا باکثر اقواله قال یحیٰی بن معین: وکان یحیٰی بن سعید یذهب فی الفتوی الی قول الکوفیین ویختار قوم من اقوالهم ویتبع رأیه من بین اصحابه.

(تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۳۴۶، مناقب موفق المکی، ج ۲، ص ۳۰، ۳۱، مناقب کردری ج ۱، ص ۸۹)

امام الجرح والتعدیل یحیٰی بن سعید القطان البصری جو صحاح ستہ کے راوی ہیں اور ثقہ ہیں اور مذہباً اہل سنت والجماعت حنفی ہیں۔ بتصریح امام الجرح والتعدیل یحییٰ بن معین الحنفیؒ وکان یحیٰی بن سعید القطان یفتی یقول ابی حنیفة.

(اخبار ابی حنیفةؒ للصمیریؒ ص ۱۴۹، سنده صحیح، تاریخ بغداد ج ۱۲، ص ۲۷، تذکرة الحفاظ ج۱، ص ۲۲۴، العبر ج ۱، ص ۱۶۳، الجواهر المضیئة للقرشی ج ۱، ص ۲۴۶ مناقب کردری، ج۱، ص ۸۹)

فلہٰذا امام یحیٰ بن سعید القطان حنفیؒ نے امام اعظم ابوحنیفہؒ کی مدح وثناء اورتوثیق وتعدیل فرمائی ہےاور مذکورہ اعتراض باطل ومردود ہے۔

(۸)......امام یحیٰ بن معینؒ کا حوالہ

مولانا انوارخورشید نے حدیث اوراہل حدیث ص ۱۳۱ پرامام یحیٰ بن معین کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

(۸) سید الحفاظ حضرت یحیٰ بن معین رحمہ اللہ سے ایک باران کے شاگرد احمد بن محمد بغدادی نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے متعلق ان کی رائے دریافت کی تو آپ نے فرمایا۔

عَدْلٌ ثِقَةٌ ما ظَنُّكَ بِمَنْ عَدَّلَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَوَكِيْعٌ.

سراپا عدالت ہیں، ثقہ ہیں ایسے شخص کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جس کی ابن مبارک اوروکیع نے توثیق کی ہے۔(مناقب ابی حنیفہ کردری، ص ۱۰۱)

اعتراض:

مولانا داوٗد ارشد صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں کہ اوراس کی سند درج نہیں ہےاور بلا سند بات قابل حجت نہیں ہوا کرتی۔الغرض یہ روایت من گھڑت اور باطل ہے۔

(حدیث اوراہل تقلید ج ۱،ص ۷۷)

جواب اول:

امام ابو حفص عمر بن محمد النسفی الحنفیؒ ولادت ۴۶۱ھ وفات ۵۳۷ھ.

یہ بڑے مشہور امام ہیں ائمہ نے ان کو، العلامة المحدث وهو مصنف وكان صاحب فنون الف فی الحدیث والتفسیر و الشروط، الحافظ الحنفی، امام فقیه فاضل عارف بالمذهب والادب صنف التصانیف فی الفقه

والحدیث...... الخ قرار دیا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء، ج ۱۲ ص ٤١٥، العبر للذهبی ج ۲، ص ۸۳، التحبیر للسمعانی ج۱، ص ۲۳۵)

انہوں نے امام اعظمؒ کے مناقب پر کتاب تصنیف فرمائی ہے اور یقیناً اس کی سند بھی بیان فرمائی ہوگی لیکن وہ کتاب ہمارے پاس نہیں ہے۔تو کیا جو سند ہمیں معلوم نہ ہو تو اس کو من گھڑت و باطل قرار دیا جائے گا۔ ہرگز نہیں امام نسفیؒ خصوصاً اور امام کردریؒ وغیرہ عموماً اس روایت کو قبول کرتے ہیں جو اس کے صحیح ہونے کی دلیل ہے کما لا یخفی علی اہل العلم۔

جواب ثانی:

جناب داؤد صاحب آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ سید الحفاظ و امام الجرح والتعدیل یحییٰ بن معین الحنفی ولادت ۱۵۸ھ وفات ۲۳۳ھ جو کہ صحاح ستہ کے ثقہ راوی ہیں اور حنفی المذہب ہیں دس لاکھ حدیثوں کے حافظ ہیں بلکہ بتصریح حافظ الذہبی غالی قسم کے حنفی ہیں،مثلاً قال الذهبی فان ابن معین وكان من الحنفیة الغلاة فی مذهبه وان كان محدثاً. (الرسالہ فی الرواۃ الثقات للذہبی ص۸۰)

وقال الذهبی قلت قد كان ابو زكریا رحمه الله حنفیا فی الفروع.

(سیر اعلام النبلا ، ج۸ ص۵۳)

قال یحیٰی بن معین القرأة عندی قرائة حمزة والفقه فقه الی حنیفة علی هذا ادركت الناس. (مناقب موفق المکی ج ۲ ص ۱۳۱،مناقب کردری، ج۱ ص۹۰)

ان سے امام اعظم ابوحنیفہؒ کی مدح وثناء تعدیل وتوثیق کئی اسانید صحیحہ سے ثابت ہے۔

مثلاً:(۱)قال جعفر بن محمد قلت لیحییٰ بن معین یا ابا زكریا كان ابو حنیفة یكذب قال كان ابو حنیفة انبل من أن یكذب.

(فضائل ابی حنیفة لابن ابی العوام ص۳۳، الكامل لابن عدی، ج۷، ص

(۲٤۷٦

(۲)......قال احمد بن محمد البغدادی وسمعت یحیی بن معین یقول: کان ابو حنیفة لا بأس به وکان لا یکذب قال و سمعت یقول مرة أخریٰ ابو حنیفة عندنا من اهل الصدق ولم یتهم بالکذب. سنده صحیح

(معرفۃ الرجال لابن معین ص ۷۹، تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۲۹۵)

(۳)......قال جعفر بن ابی عثمان: سمعت یحیی وسئلته عن ابی یوسفؒ وابی حنیفة فقال ابو یوسف اوثق منه فی الحدیث، قلت فکان ابو حنیفة یکذب، قال: کان انبل فی نفسه من ان یکذب.

(تاریخ بغداد، ج۱۱، ص ۲۹۵، تاریخ الثقات لابن شاهین، ص ۳۳۲، ۳۳۳، جامع بیان العلم ج ۲ ص ۱۸۳، مناقب کردری، ج ۱، ص ۹۱) سنده صحیح

(۴)......حدثنا عباس بن محمد الدوری قال سمعت یحیی بن معین یقول: وقال له رجل ابو حنیفة کذاب، قال: کان ابو حنیفة انبل من ان یکذب کان صدوقا الخ

(تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۲۹۵، جامع بیان العلم ج ۲ ص ۱۸۲، مختصراً، مناقب کردری ج ۱، ص ۹۱)

(۵)......قال محمد بن سعد العوفی سمعت یحیی بن معین یقول: کان ابو حنیفة: ثقة لا یحدث بالحدیث الا ما یحفظ ولا یحدث بما لا یحفظ...... الخ

(تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۱۹۵، سنده صحیح، مناقب کردری ج ۱، ص ۲۲۰، تہذیب لابن حجر، ج ۵، ص ۶۳۰)

(٦)......قال یحییٰ بن معین واما ابو حنیفة فقد حدث عنه قوم صالحونؒ

فقیل له فابو حنیفة کان یصدق فی الحدیث قال: نعم صدوق

سنده صحیح. (اخبار ابی حنیفہ للصیمری ص ۸۰، جامع بیان العلم ج ۲ ص ۱۸۳)

(۷)......قال یحییٰ بن معین: الفقهاء أربعة ابو حنیفة و سفیان و مالك و الاوزاعی.

(اخبار ابی حنیفہ للصیمری ص ۸۰، سندہ جید، مناقب موفق المکی ج ۲ ص ۶۵، مناقب کردری ج ۱، ص ۱۱۶)

(۸)......قال الامام احمد سمعت یحییٰ بن معین یقول وهو یسئل عن ابی حنیفة اثقة هو فی الحدیث فقال: نعم ثقة ثقة، کان والله اورع من ان یکذب وهو اجل قدرا من ذالك و فی روایة کان ابو حنیفة ثقة صدوقا فی الحدیث والفقه مامونا علی دین الله.

(مناقب موفق المکی ج ۱، ص ۱۹۲، اخبار ابی حنیفۃ للصمیری ص ۸۰، مناقب کردری ج ۱، ص ۱۱۶، ۲۲۰)

(۹)......حدثنا عبد الله بن احمد بن ابراهیم الدورقی قال سئل یحیی بن معین وانا اسمع عن ابی حنیفة فقال: ثقة ما سمعت احدا ضعفه هذا شعبة بن الحجاج یکتب الیه ان یحدث ویأمره وشعبة شعبة سنده صحیح.

(الانتقاء لابن عبدالبر، ص ۱۹۷)

(۱۰)......حدثنا عباس بن محمد الذوری قال سمعت یحیی بن معین یقول: اصحابنا (یعنی اصحاب الحدیث) یفرطون فی ابی حنیفة و اصحابه فقیل له أکان ابو حنیفة یکذب فقال: کان انبل من ذالك. سنده جید.

(جامع بیان العلم لابن عبدالبر، ج ۲، ص ۱۸۲)

فلہٰذا امام یحییٰ بن معین سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ وہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کی توثیق و تعدیل اور مدح وثنا کرتے ہیں اور تواتر کے مقابلے میں چند ایک متعصبین کی گھڑی ہوئی

روایتیں مردود و غیر مقبول ہیں اور ہم نے الحمد للہ سید الحفاظ امام الجرح والتعدیل یحییٰ بن معین سے سند اصحیح توثیق وتعدیل اور مدح ثابت کر دی ہے جو کہ مطلوب و مقصود ہے۔

(۹)......امام اہل بلخ حضرت خلف بن ایوبؒ کا حوالہ

مولانا انوار خورشید نے حدیث اور اہل حدیث ص ۳۱، ۳۲ پر امام یحییٰ خلف بن ایوب کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

(۹)......امام اہل بلخ حضرت خلف بن ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

صار العلم من الله تعالى إلى محمد صلى الله عليه وسلم ثم صار الى اصحابه ثم صار إلى التابعين، ثم صار الى ابى حنيفة واصحابه فمن شاء فليرض ومن شاء فليسخط.

اللہ تعالیٰ سے علم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا، آپ کے بعد آپ کے صحابہ کو، صحابہ کے بعد تابعین کو، پھر تابعین سے امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کو ملا اس پر چاہے کوئی خوش ہو یا ناراض۔ (تاریخ بغداد ج ۱۳، ص ۳۳۶)

اعتراض:

جناب داؤد صاحب نے خلف بن ایوب کو ضعیف مرجئی اور محمد بن خلف بن رجاء و محمد بن سلمہ کو غیر عادل یعنی مجہول قرار دیا ہے مفہوماً۔ (حدیث اور اہل تقلید، ج ا، ص ۷۷)

جواب اول:

امام خلف بن ایوب ابو سعید العامری البلخی الحنفی ولادت ۱۳۶ھ وفات ۲۰۵ھ:

یہ صحیح ترمذی کے راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کی توثیق وتعدیل کی ہے۔ مثلاً (۱) امام ابن سعدؒ المتوفی ۲۳۰ھ ذکرہ فی الفقھاء والمحدثین وقال: خلف بن ایوب یکنی أبا سعید من اھل بلخ وقد روی عنه. (طبقات ابن سعد ج ۷، ص ۱۰۰۔۱۰۶)

(۲)......امام احمد بن حنبل المتوفٰی ۲۴۱ھ: قال عبد الله فلما حدثنی بحدیثه عن معمر قلت له (ای احمد) فقال انما احفظ عنه حفظا.
(تہذیب لابن حجر ج ۲ ص ۸۹)

(۳)......امام ابن حبان المتوفٰی ۳۵۴ھ: ذکره فی الثقات وقال یروی عن معمر بن راشد روی عنه ابو معمر القطیعی وابو کریب.
(کتاب الثقات لابن حبان ج ۸، ص ۲۲۷)

(۴)......امام حاتمؒ، المتوفٰی ۴۰۵ھ: و قال فقیه اهل بلخ و زاهدهم تفقه بابی یوسف و ابن ابی لیلٰی.
(تاریخ نیشا پور للحاکم بحواله تهذیب لابن حجرؒ، ج ۲، ص ۸۹)

(۵)......امام ابو یعلٰی الخلیلی، المتوفٰی ۴۴۶ھ: قال خلف بن ایوب البلخیؒ صدوق مشهور، کان یوصف بالستر والصلاح والزهد وکان فقیها علی رأی الکوفیین. (الاشاد للخلیلی، ج......ص......، تہذیب ج ۲، ص ۹۰)

(۶)......امام موفق بن احمد المکیؒ المتوفٰی ۵۶۸ھ: وقال قلت خلف بن ایوب کان من بلخ ...... وکان ازهد اهل زمانه واعبدهم وقدم علی عبد الله بن المبارک فعانقه واکرمه وقال ما اشبه سیماه بسیما اهل الجنة، وقال حماد بن سلمة: ما احسن سمعت هذا الرجل وهدیه ما قدم علینا من خراسان خیر منه قلت (ای المکی) خلف بن ایوب امام اهل بلخ وقد ذکرنا نبذا من فضائله.
(مناقب موفق المکی ج ۲ ص ۶۱ـ۱۲۷)

(۷)......امام ابوعبداللہ الذہبی المتوفٰی ۷۴۸ھ: قال احد الفقهاء الاعلام ببلخ قلت ذا علم و عمل الامام المحدث الفقیه مفتی المشرق البلخی الحنفی الزاهد عالم اهل بلخ تفقه علی القاضی ابی یوسف...... مفتی اهل بلخ صاحب ابی یوسف وکان زاهدا قدوة البلخی الفقیه ثقة. کان مفتی بلخ

وزاهدها.

(میزان الاعتدال الذهبی ج۱، ص ٦٤٠، سیر اعلام النبلاء، ج ۷، ص ۳۱۰، ۳۱۱، العبر للذهبی ج۱، ص ۱۸۳، الکاشف للذهبی ج۱، ص ۲۳۷)

(۸)......امام ابوعبدالقادری القرشیؒ المتوفی ۷۷۵ھ: وقال البلخی کان من اصحاب محمد وزفر ان خلف بن ایوب اظهر علمه بصلاحه وزهده وذکره ابن حبان فی الثقات. (الجواهر المضیه ص ۱۵۱. ۱۵۲)

(۹)......امام ابن حجرؒ المتوفی ۸۵۲ھ: نقله عن الأئمة فقیه اهل بلخ و زاهد هم صدوق مشهور کان یوصف بالستر والصلاح والزهد وکان فقیها علی رأی الکوفیین. (تہذیب لابن حجر ج ۲، ص ۸۹-۹۰)

(۱۰)......امام قاسم بن قطلو بغا الحنفی المتوفی ۸۷۹ھ: وقال خلف بن ایوب من اصحاب محمد و زفر. (تاج التراجم، ص ۲۷)

(۱۱)......امام ابن العماد الحنبلیؒ المتوفی ۱۰۸۹ھ: وقال مفتی اهل بلخ ابو سعید خلف بن ایوب العامری صاحب ابی حنیفة وکان زاهدا قدوة.

(شذرات الذهب لابن العماد الحنبلی، ج ۲ ص ۱۲٤) وغیره

جناب داؤد صاحب جمہور کے مقابلے میں امام ابن معینؒ کی جرح غیر مقبول ہے۔ ثقہ صدوق اور فقیہ راوی سے اعراض آپ جیسے ہی کر سکتے ہیں۔ ورنہ اللہ کا ارشاد یہ ہے یا ایها الذین امنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین. الآیه

لہٰذا آپ کا اعتراض باطل ومردود ہے۔

جواب ثانی:

جناب داؤد صاحب آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ امام محمد بن سلمہ بلخیؒ مشہور امام و محدث وفقیہ ہیں۔ ائمہ نے ان کا ذکر کیا ہے مثلاً امام محمد بن سلمة ابو عبد الله البلخی الفقیه المحدث ولادت ۱۹۱ھ وفات ۲۷۸ھ قال الامام الحافظ

المحدث عبد القادر القرشي محمد بن سلمة الفقيه ابو عبد الله افقههم، ابو عبد الله الفقيه البلخي.

(الجواهر المضيئه للقرشي، ص ۲۲۱ ۲۲۲، الفوائد البهية ص ۱٦٨)

انہوں نے مسند ابی حنیفہ بھی لکھی ہے۔ دیکھئے

(تاريخ نسف، مناقب موفق المكی ج ۲ ص ۱٦٣، مناقب كردری ج۱، ص ٤٠، الجواهر المضيئه للقرشي، ص ۲۳۲)

لہٰذا یہ مشہور امام فقیہ اور محدث ہیں اور آپ کا اعتراض مردود ہے۔

تنبیہ: امام خلف بن ایوب حنفی نے فرمایا لو أن رجلا لا تميز عندی قلد ابا حنيفة و جعله إماما فيما بينه وبين ربه رجوت النجاة له.

(كشف الاستار للبخاری حارثی، مناقب ابی حنيفة للنسفی، مناقب موفق المكی ج ۲، ص ۱٦٢، ۱۲۷، مناقب كردری ج ۱، ص ۳۷)

(۱۰)......محدث عبداللہ بن داؤد الخریبیؒ کا حوالہ

مولانا انوار خورشید نے حدیث اور اہل حدیث ص ۳۲ پر امام عبداللہ بن داؤد الخریبی کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

(۱۰) محدث......عبداللہ بن داؤد الخریبی فرماتے ہیں۔

ما يعيب ابا حنيفة الا احد رجلين جاهل لا يعرف فضل قوله او حاسد لم يقف على علمه فحسده.

حضرت امام ابوحنیفہ کی عیب گوئی دو آدمیوں میں سے ایک کے سوا کوئی نہیں کرتا، یا تو جاہل شخص جو آپ کے قول کا درجہ نہیں جانتا یا حاسد جو آپ کے علم سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے حسد کرتا ہے۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص ۷۹)

اس روایت کی سند اس طرح ہے۔

روی الامام الحافظ المحدث الفقیہ المؤرخ القاضی ابو عبد اللہ الحسین بن علی الصیمریؒ ولادت ۳۵۱ ھ، وفات ۴۳۶ھ قال اخبرنا احمد بن محمد الصیرفی قال ثنا محمد بن احمد المسکی قال ثنا علی بن محمد بن کاس قال ثنا محمد بن محمود الصیدلانی قال ثنا محمد بن شجاع قال: قال عبد اللہ بن داؤد ما یعیب ابا حنیفة الا احد رجلین، جاھل لا یعرف فضل قولہ او حاسد لو یقف علی علمہ فحسدہ.

(اخبار ابی حنیفہ و اصحابہ للصیمریؒ ص ۷۹)

اعتراض:

جناب داؤد صاحب لکھتے ہیں کہ اس میں ایک راوی محمد بن شجاع بغدادی حنفی ہے۔عقیدہ کے لحاظ سے جہمیہ تھا۔ بدعتی اور ہوائے نفس کا پجاری تھا۔ یہ وضاع کذاب و بدمذہب تھا۔ اور دوسرا راوی محمد بن محمود الصید لانی مجہول ہے۔ تیسرا راوی احمد بن صیدفی بھی مجہول ہے۔(حدیث اور اہل تقلید ج ۱،ص ۷۹)

محمد بن شجاع بغدادی پر جرح کا جواب

جواب اول:

امام محمد بن شجاع الثلجی الحنفی البغدادیؒ ولادت......ھ وفات ۲۶۶ھ:

یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ نے ان کی تعدیل و توثیق بھی کی ہے۔ مثلاً (۱) قال الامام احمد بن کامل القاضی ولادت......ھ وفات ۳۵۰ھ، ابو عبد اللہ محمد بن شجاع الثلجی فقیہ العراقیین فی وقتہ.

(تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۹۸، میزان الاعتدال ج ۳،ص ۵۵۳، تہذیب لابن حجر ج ۵، ص ۱۴۳، الامتاع للکوثری ص ۵۷)

(۲)......امام محمد بن ابی یعقوب اسحق المعروف بابن ندیم الوراق ولادت......ھ وفات ۳۸۸ھ: وقال الثلجی مبرز علی نظرائہ من اھل زمانہ و کان فقیھا ورعا و ثباتا

على رأيه وهو الذى فتق فقه ابى حنيفة و احتج له واظهر له علله وقواه بالحديث وحلاه فى الصدور وكان من الواقفة فى القرآن الا انه يرىٰ اهل العدل والتوحيد وقال لى اسحق بن ابراهيم المصعبى الثلج من الفقهاء قد كتب الحديث وتفقه به مع الرائى (قال ابن نديم) والذكر فقد سبق لى عند من يقصدنا من اهل العلم والفقه بما فيه كفاية.

(الفهرست لابن نديم ص ٢٥٩. ٢٦٠)

(۳)......امام حاکم نیسابوری ولادت ۳۲۱ھ وفات ۴۰۵ھ:

وقال: واما ابو عبد الله محمد بن شجاع الثلجى فإنه كثير الحديث كثير التصنيف رأيت عند ابى عبد الله محمد بن احمد بن موسى القمى خازن السلطان عن ابيه عن محمد بن شجاع كتاب المناسك فى نيف وستين جزء أكبارا دقاقا.

(معرفت علوم الحديث للحاكم ص ٢٢٤، ميزان الاعتدال ج......، ص ٥٥٣، الجواهر المضيئه، ص ٢٢٤، الفوائد البهيه للكنوى ص ١٧٢، الامتاع للكوثرى ص٥٦) وغيره

(۴)......امام ابوعبداللہ الحسین بن علی الصیمری ولادت......ھ وفات ۴۳۶ھ: وقال طبقات اصحاب ابى حنيفة رضى الله عنه الى وقتنا هذا رحهم الله ومن اصحاب الحسن بن زياد محمد بن شجاع الثلجى وهو المقدم فى الفقه والحديث وقرأة القرآن مغ ورع وعبادة.

(اخبار ابى حنيفه للصيمرى، ص ١٥٧. ١٥٨)

(۵)......علامہ ابن حزم ولادت ۳۸۴ھ وفات ۴۵۶ھ: باب من غير هذه الا محمد بن شجاع الثلجى يعنى المفتى الفقيه.

(اصحاب الفتيا لابن حزم ص ٢٤٧ ٤٦٠)

(۶)......امام ابوبکر الخطیب بغدادی ولادت ۳۹۲ھ وفات ۴۶۳ھ: وقال: محمد بن شجاع الثلجی کان فقیه اهل العراق فی وقته وهو من اصحاب الحسن بن زیاد اللؤلؤی وتوفی صلوة العصر ساجدًا.

(تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۹۷، رقم الترجمہ ۹۴۱)

(۷)......امام ابوسعد السمعانی ولادت......ھ وفات ۵۶۲ھ:

وقال المشهور بهذه النسبة أی الثلج ابو عبد الله محمد بن شجاع یعرف بابن الثلجی کان فقیه العراق فی وقته.

(الانساب للسمعانی ج ۳ ص ۱۳۸، الفوائد البهیئه للکنوی، ص ۱۷۱)

(۸)......امام موفق بن احمد المکیؒ ولادت......ھ وفات ۵۶۸ھ:

وقال: ذکر محمد بن شجاع فی تصانیفه نیفا و سبعین الف حدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم مما فیها نظیرها من الصحابة رضی الله عنهم.

(مناقب موفق المکی ج۱، ص ۹۵، الامتاع للکوثریؒ ص ۵۵)

(۹)......امام عز الدین ابوالحسن علی بن ابی الکریم المعروف بابن الاثیر ولادت......ھ وفات ۶۳۰ھ:

محمد بن شجاع ابو بکر (والصحیح ابو عبد الله) الثلجی و کان من اصحاب الحسن بن زیاد اللؤلؤی صاحب ابی حنیفة.

(الکامل فی التاریخ ج۷، ص ۳۳۷، الفوائد للکنوئی ص۱۷۱)

(۱۰)......امام محمد الخوارزمی ولادت......ھ وفات ۶۵۵ھ.

وقال: الثلجی ابو عبد الله هو فقیه اهل العراق فی وقته وهو من اصحاب الحسن بن زیاد اللؤلؤی صاحب ابی حنیفة.

(اسماء الرجال للخوارزمی ج۲، ص ۳۷۲)

(۱۱)......امام ابوالحجاج المزیؒ ولادت......ھ وفات ۷۴۲ھ: محمد بن شجاع

البغدادی ابو عبد اللہ الثلجی و کان فقیہ أهل الرأی فی وقتہ وهو من اصحاب الحسن بن زیاد اللؤلؤی. (تہذیب الکمال ج۹،ص۳۰،رقم ۵۹۱۵)

(۱۲)......امام ابوعبداللہ الذہبی ولادت ۶۷۳ھ وفات ۷۴۸ھ: وقال: محمد بن شجاع بن الثلجی الفقیہ البغدادی الحنفی ابو عبد الله صاحب التصانیف ونقلہ عن الحاکم قال: رأیت عند محمد بن احمد عن ابیه عن محمد بن شجاع کتاب المناسك فی نیف وستین جزءاً کبارا دقاقاً، و عن احمد بن کامل قال: کان فقیہ العراق فی وقتہ وعن ابی الحسین بن المنادی قال: کان یتفقہ ویقرئ القرآن .قلت و کان مع هناتہ ذا تلاوة وتعبد و مات ساجدا فی صلوٰة العصر ویرحم ان شاء اللہ، محمد بن شجاع الثلجی الفقیہ، وفقیہ أهل الرأی محمد بن شجاع الثلجی الحافظ، محمد بن شجاع بن الثلجی فقیہ العراق شیخ الحنفیة، محمد بن شجاع الفقیہ احد الاعلام ابو عبد اللہ البغدادی الحنفی ویعرف بابن الثلجی سمع من ابن علیة و وکیع وابی اسامة وطبقتهم وتلا علی الیزیدی واخذ الحروف عن یحیٰی بن اٰدم والفقہ عن الحسن بن زیاد و یرع و کان من بحور العلم و روی عنه یعقوب بن شیبة وحفیدہ وعبد الله بن احمد بن ثابت وعدة وکان صاحب تعبد وتهجد وتلاوة مات ساجدا له کتاب المناسك فی نیف وستین جزءً ا.

(میزان الاعتدال ج۳، ص ۵۵۲. ۵۵۳، الاشارة الی وفیات الاعیان المنتقی من تاریخ الاسلام للذهبی، ص ۱۳۱ ۱۳۲، المعین فی طبقات المحدثین للذهبی ص ۱۰٤، رقم ۱۱۷۷، العبر للذهبی ج ۱، ص ۲۳۹، سیر اعلام النبلاء، ج ۸، ص ۵۲۹، رقم ۲۲٦٦، الاعلام بوفیات الاعلام للذهبی، ج۱، ص ۱۸۹، رقم ۱۱۹٦، الجواهر المضیئه، ص ۳۲٤، رقم ۱۲۷۲، الفوائد

للکنوئی، ص ۱۷۱، شذرات الذهب لابن العماد الحنبلی، ج ۲، ص ۳۰۸، خلاصہ تذهیب للخزرجی، ص ۳٤۱)

(۱۳)......امام عبدالقادر القرشی ولادت ۶۹۶ھ وفات ۷۷۵ھ:

وقال محمد بن شجاع الثلجي ويقال البلخي من اصحاب الحسن بن زياد وكان فقيه اهل العراق فی وقته والمقدم فی الفقه والحديث وقرأة القرآن مع ورع وعبادة مات فجائة فی سنة ۲۶۶ھ ساجدا فی صلوة العصر، قال الذهبی وتفقه علی الحسن بن زياد و آخرين وقال الحاكم رأيت عند محمد بن احمد القمی عن ابيه عن محمد بن شجاع كتاب المناسك فی نيف وستين جزء كبارا دقاقا وله كتاب تصحيح الآثار وهو كبير وكتاب النوادر و كتاب المضاربة وكتاب الرد علی المشبهة ...... من اهل العلم والفقه. (الجواهر المضيئه للقرشی ص ۳۳٤ رقم ۱۲۷۳)

(۱۴)......امام بدرالدين العينی ولادت......ھ وفات ۸۵۵ھ:

وقال: الثلجي محمد بن شجاع له تصانيف كثيرة وكان دينا صالحا عابدا فقيه اهل الرائی فی وقته.

(البنايه شرح الهدايه للعينی ج......، ص ......، الفوائد اللكنوی ص ۱۷۲، الامتناع للكوثری، ص ۵۲)

(۱۵)......امام ابن حجر عسقلانی ولادت ۷۷۳ھ وفات ۸۵۲ھ: وقال: محمد بن شجاع البغدادی ابو عبد الله ابن الثلجي الفقيه وقال غيره وكان يوصف بالعبادة، وقال ابوبكر احمد بن كامل القاضی: كان فقيه العراق فی وقته وقال ابن المنادی: كان يتفقه ويقرء الناس القرآن مات فجائة، وهو فی العصر ساجدا. (تهذيب لابن حجر، ج ۵، ص ۱٤۲. ۱٤۳)

(۱۶)......امام ابن تغری بردی ولادت......ھ وفات ۷۷۴ھ: وقال محمد بن

شجاع الحافظ ابو عبد الله الثلجی البغدادی الفقیه الحنفی احد الاعلام قرأة القرآن علی الیزیدی روی الحروف عن یحییٰ بن ادم وتفقه علی الحسن بن زیاد اللؤلؤی وغیره وصار امام عصره و به تخرج غالب علماء عصره. (النجوم الظاهره لابن تغزی بردی ج ۳ ص ۵۲)

(۱۷)......امام قاسم بن قطلو بغا الحنفی ولادت......ھ وفات ۸۷۹ھ: وقال محمد بن شجاع الثلجی من اصحاب الحسن بن زیاد وفقیه اهل العراق فی وقته والمقدم فی الفقه والحدیث وقرأة القرآن مع ورع و عبادة مات فجائة فی سنة ۲۶۶ھ ساجدا فی صلوة العصر وله کتاب المناسك فی نیف وستین جزءً ا وکتاب تصحیح الأثار کبیر وکتاب النوادر وکتاب المضاربة وکتاب الرد علی المشتبهة ...... ومن اهل العلم والفقه.

(تاج التراجم القاسم، ص ۵۵ ۵۶، رقم ۱۶۱)

(۱۸)......امام احمد بن عبداللہ الخزرجیؒ ولادت ۹۰۰ھ وفات ۹۲۳ھ: وقال: محمد بن شجاع البغدادی ابو عبد الله الثلجی احد فقهاء اهل الرأی توفی هو ساجدا فی صلوة العصر سنة ۲۶۶ھ، قال الذهبی ختم له بخیر.

(خلاصة تذهیب للخزرجی، ص ۳۴۱)

(۱۹)......امام علی القاری المکیؒ ولادت......ھ وفات ۱۰۱۴ھ: وقال: (محمد بن شجاع المثلجی) هو فقیه اهل العراق فی وقته والمقدم فی الفقه والحدیث وقرأة القرآن مع ورع وعبادة وقال الحاکم روی محمد بن احمد القمی عن ابیه عند کتاب المناسك له فی نیف وستین جزءً ا کبارا وله تصحیح الآثار وهو کتاب کبیر وکتاب النوادر و کتاب المضاربة وکتاب الرد علی المشبهة الخ

(طبقات القاری بحواله الفوائد البهیه ص ۱۷۲، الامتاع للکوثری ص ۵۶)

(۲۰)...... امام ابو الفلاح عبد الحیّٔ بن احمد ابن العماد الحنبلی ولادت ...... ھ وفات ۱۰۸۹ھ:وقال: محمد بن شجاع بن الثلجی فقیه العراق وشیخ الحنفیة سمع من اسمعیل بن علیة وتفقه بالحسن بن زیاد اللؤلؤی وصنف واشتغل توفی ساجدا فی صلوۃ العصر. (شذرات الذهب لابن العماد ج ۲ ص ۳۰۸)

(۲۱)...... امام محمد عبد الحیّٔ لکھنوی ولادت ۱۲۶۴ھ وفات ۱۳۰۴ھ:وقال: محمد بن شجاع ابو عبد الله الثلجی تفقه علی الحسن بن ابی مالك والحسن بن زیاد ویرع فی العلم وکان فقیه العراق فی وقته والمقدم فی الفقه و الحدیث مع ورع وعبادة مات فجاء ة سنة ۲۶۷ھ ساجدا فی صلوۃ العصر وله کتاب تصحیح الأثار وکتاب النوادر و کتاب المضاربة وکتاب الرد علی المشبهة وغیرها وقال الجامع ...... وان کان فی نفسه من الکاملین وقال السمعانی، وکان فقیه العراق فی وقته، وقال الذهبی فی السیر النبلاء محمد بن شجاع الفقیه احد الاعلام البغدادی الحنفی وکان من بحور العلم وکان صاحب تعبد وتهجد وتلاوة وله کتب المناسك، و قال الحافظ العینی: ابن الثلجی له تصانیف کثیرة وکان دینا صالحا عابدا فقیه اهل الرأی فی وقته وفی طبقات القاری: هو فقیه اهل العراق فی وقته والمقدم فی الفقه والحدیث وقرأة القرأن مع ورع وعبادة.

(الفوائد البهیه للکنووی، ص ۱۷۱.۱۷۲)

(۲۲)...... امام محمد زاہد بن الحسن الکوثری ولادت ۱۲۹۶ھ وفات ۱۳۷۱ھ:وقال: محمد بن شجاع الثلجی هو الامام ابو عبد الله محمد بن شجاع الثلجی البغدادی و صار اماما ولادت ۱۸۱ھ و نشاء بها واقبل علی العلم اقبالا عظیما الی ان اماما قوی الحجة فی العلوم واسع الافق فی الفقه والحدیث وانتشر فی الأفاق ولم تنحصر شهرته بالعراق

تخرج فی الفقه والحدیث علی الحسن بن زیاد وغیرہ من ائمة الفقه والحدیث و ممن تفقه علیه وحدث عنه ابنه احمد بن محمد بن شجاع و القاسم بن غسان و ابو بشر محمد بن احمد الدولابی الحافظ واحمد بن عمران شیخ الطحاوی ویعقوب بن شیبة السدوسی الحافظ وحفیده محمد بن احمد بن یعقوب وهو اٰخر من روی عنه وغیرهم وحیث ان محمد بن شجاع مکثر للغایة من الحدیث کما سبق لی عند من یقصدنا من اهل العلم والفقه .و ذکر محمد بن شجاع فی تصانیفه نیفا وسبعین الف حدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم مما فیها نظیرها من الصحابة، وهذا توسع بالغ فی الحدیث والأثر من مرفوع و موقوف، وکان فقیه اهل العراق فی وقته والمقدم فی الفقه والحدیث وقرأة القراٰن مع ورع وعبادة، له تصانیف کثیرة وکان دینا صالحا عابدا فقیه اهل الرأی فی وقته، فانه کثیر الحدیث وکثیر التصنیف. (وقال الکوثری) وهذا العالم الجلیل المعروف بین الحفاظ بکثرة الحدیث وکثرة التصنیف وبالغ العبادة والتلاوة المحتوم بخیر. (الامتناع لکوثری ص ۵۳ تا ۵۷)

خلاصہ: لہٰذا جمہور محدثین علماء کے مقابلے میں امام احمد بن حنبلؒ اور امام ابن عدی شافعیؒ، امام زکریا ساجیؒ اور امام ازدی شافعیؒ وغیرہم کی جرح باطل و مردود ہے اور خصوصاً یہ جرح اختلافِ مذہبی اور تعصب ونصرتِ مذہبی پر مبنی ہے جو اصولی لحاظ سے قابل التفات ہی نہیں ہے بلکہ مردود و غیر مقبول ہے اور محمد بن شجاع ثلجیؒ ثقہ صدوق و مقبول الحدیث ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھئے! (الامتاعؒ، مصنف علامہ زاہد الکوثریؒ)

جواب ثانی:

امام احمد بن محمد ابوعبداللہ الصیر فی المعروف بابن الابنوسی المتوفی ۳۹۴ھ: یہ کان کثیر الکتب و السماع ہیں اور یہ مجہول نہیں بلکہ معروف ہیں۔

(تاریخ بغداد ج ۴، ص ۲۸۷، رقم ۱۵۷۱)

جناب داؤد صاحب یہ احمد بن صیدنی نہیں ہیں بلکہ احمد بن محمد الصیرفی ہیں۔

امام عبداللہ بن داؤد الخریبیؒ کا دوسرا حوالہ

مولانا انوار خورشید نے حدیث اور اہل حدیث ص ۳۲ پر امام عبداللہ بن داؤد الخریبی کا مندرجہ ذیل دوسرا قول بھی نقل کیا ہے۔

نیز فرماتے ہیں:

یجب علی اھل الاسلام ان یدعو اللہ لابی حنیفة فی صلوٰتھم قال وذکر حفظه علیھم السنن والفقه. (تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۴۴)

مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنی نماز میں ابوحنیفہ کے لیے دُعا کیا کریں، کیونکہ انہوں نے حدیث وفقہ کو ان کے لیے محفوظ کیا ہے۔

اعتراض: جناب داؤد صاحب لکھتے ہیں کہ یہ بات سب سے غلط ہے کہ احادیث وفقہ کو امام ابوحنیفہؒ نے امت مرحومہ کے لیے محفوظ کیا ہے۔ یہ شرف محدثین کو حاصل ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کی کوئی کتاب ہی نہیں ہے۔ پھر علامہ شبلی صاحب کا حوالہ دیا ہے۔

(حدیث اور اہل تقلید ج ۱، ص ۹۷)

جواب اول:

امام اعظم ابوحنیفہؒ کی کتب کا انکار سب سے پہلے فرقہ قدریہ ومعتزلہ نے کیا جیسا کہ حافظ، محدث، فقیہ امام محمد بن عبد الستار العمادی الکردری البرانیقی ولادت ۵۵۹ھ وفات ۶۴۲ھ اور امام حافظ محدث محمد بن محمد الکردری البرنیقی الخوارزمی الشہید با ولادت ...... ھ وفات ۸۲۷ھ جیسے حضرات نے تصریح فرمائی ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کی کتب ہیں اور اس پر ایک جماعت کثیرہ کا اتفاق ہے۔ (مناقب کردری ج ۱، ص ۱۰۷۔ ۱۰۸، ذیل الجواہر ص ۵۸۲)

اور امام محمد بن اسحٰق بن ندیمؒ المتوفی ۳۸۸ھ نے کئی کتب ابی حنیفہؒ کا ذکر کیا ہے۔

(الفہرست لابن ندیم ۲۵۶)

اسی طرح امام ابن الجوزی ولادت ...... ھ وفات ۵۹۷ھ نے بھی امام ابو حنیفہؒ کی کتابوں کا ذکر کیا ہے اور ساتھ ہی مشاہدہ بھی کیا ہے۔

(الصید الخاطر لابن الجوزی ص ٤٤٠، ٤٤١)

حافظ ابن حجر ولادت ۷۷۳ھ وفات ۸۵۲ھ نے فرمایا کہ والمجود من حدیث ابی حنیفة مفردا انما هو كتاب الأثار التي رواها محمد بن الحسن عنه.

(تعجيل المنفعة لابن حجر ص۱۹، طبع بيروت)

فلہذا امام ابوحنیفہؒ کی کئی فنون میں کتابیں تھیں اور موجود ہیں۔ علامہ شبلی نعمانی بھی آپ جیسے ہی محقق تھے۔

جواب ثانی:

امام ابوحنیفہؒ نے فن حدیث اور دیگر فنون میں کتابیں تصنیف کی ہیں۔ مثلاً:.......

(۱)...... كتاب الآثار هو السنن الابي حنيفه بروايت زفر بن الهذيل البصريؒ.

(طبقات المحدثين لابى الشيخ ج٤، ص ٥٢٧. ٥٢٨، معرفت علوم الحديث للحاكم ص ١٦٤، الاكمال لابن ماكولا، ج٣، ص ٣٩، الانساب للسمعانى، ج١، ص ٤١٥. ٤١٦، الجواهر المضيئة للقرشي ص ٤٥) وغيره

(۲)...... كتاب الآثار هو مسند ابي حنيفه بروايت ابى يوسف القاضى.

(مقدمه جامع المسانيد للخوارزمي، ص ٧٥، طبع مكة مكرمه، الجواهر المضيئة للقرشي ص ٤٢٧، حسن التقاضى للكوثرى ص ٣٢)

تنبیہ: کتاب الآثار ہو مسند ابی حنیفہ مطبوعہ ہے۔ طبع اول حیدر آباد دکن، طبع ثانی بیروت اور طبع ثالث سانگلہ ہل مسجد باغ والی اہلحدیث۔ اب تو دو جلدوں میں اس کا اردو ترجمہ ہو چکا ہے جو مولانا نیاز احمد اوکاڑوی نے کیا ہے اور مکتبہ رحمانیہ لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

(۳)......کتاب الآثار هو مسند ابی حنیفه بروایة الحسن بن زیاد.

(مقدمه جامع المسانید للخوارزمی ص ۷۳، عقودالجمان من الامتاع لکوثری ص ۱۳. ۱٤. ۱۸)

تنبیہ: یہ نسخہ بھی مطبوعہ موجود ہے۔

(۴)......کتاب الآثار لابی حنیفه بروایة محمد بن الحسن.

(تعجیل المنفعة لابن حجر ص۱۹، مقدمه جامع المسانید الخوارزمی ص ۷۵. ۷٦، عقود الجمان ص...... ، تاج التراجم ص ٥٤، بلوغ الامانی لکوثری ص٦۷) وغیره

تنبیہ: یہ نسخہ بھی مطبوعہ ہے کہ کما لا یخفی علی اهل العلم. یہ فن حدیث میں ابواب فقہیہ پر اسلامی دنیا میں پہلی کتاب ہے جو امام اعظم ابوحنیفہ تابعی کوفیؒ نے مرتب فرمائی ہے۔

فلہٰذا داؤد صاحب کا اعتراض باطل ومردود ہے۔

جواب ثالث:

امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفیؒ نے دیگر فنون میں بھی کتابیں لکھیں ہیں۔

مثلاً......(۱)......کتاب الفقه الاکبر لابی حنیفه.

(الفهرست لابن ندیم، ص ۲٥٦، مناقب موفق المکی ص ۲۰۸، اصول الدین لابی منصور، ص ۳۳٦، تهذیب الاسماء للقرشی ص ۱۹٤، مناقب کردری ج ، ص ۱۰۷. ۱۰۸، ذیل الجواهر لعلی القاری ص ٥۸۲) وغیره

تنبیہ. یہ کتاب مطبوعہ ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے مقدمہ البیان الازہر ترجمہ الفقہ الاکبر مترجم مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان اختر سواتی بانی مدرسہ نصرة العلوم گوجرانوالہ)

(۲)...... كتاب العالم والمتعلم لابی حنيفه.

(الفهرست لابن نديم، ص ٢٥٦، مناقب موفق المكی ج١، ص ٩٦، ج٢، ص ١٥٥. ٢٠٥، تهذيب الاسماء للقرشی ص ١٩٤، مناقب كردری ج ١، ص ١٠٨، ذيل الجواهر لعلی القاری ص ٥٨٢) وغيره

تنبیہ: یہ کتاب بھی مطبوعہ موجود ہے۔

(۳)...... كتاب الرهن لابی حنيفه.

(اخبار ابی حنيفه للصيمری، ص ٦٥ ٦٦، مناقب موفق المكی ج ٢، ص ٢٩. ٦٥، مناقب كردری ج١، ص ٤٣، ج ٢ ص ٩، تاريخ بغداد ج١١، ص) وغيره

(۴)...... كتاب الرد على القدرية لابی حنيفة.

(الفهرست لابن نديم ص ٢٥٦)

(۵)...... كتاب الرساله ابی البستی لابی حنيفة.

(الفهرست لابن نديم ص ٢٥٦، تهذيب الاسماء للقرشی، ص ١٩٤)

تنبیہ: یہ کتاب بھی مطبوعہ موجود ہے۔

(٦)...... كتاب الرساله الی مقاتل لابی حنيفة.

(تهذيب الاسماء للقرشی، ص ١٩٤)

(۷)...... كتاب السواد الاعظم لابی حنيفه.

(تهذيب الاسماء للقرشی، ص ١٩٤)

(۸)...... كتاب الشروط لابی حنيفه.

(اخبار ابی حنیفہ للصیمری ص......، مناقب موفق المکی ج ۲ ص ٦٦، ص ١٣٧، مقدمہ جامع المسانید للخوارزمی ص ٣٤، مناقب کردری ج...... ص ، تبیض الصحیفۃ للسیوطی ص ١٣٠) وغیرہ

(۹)......كتاب الفرائض لابی حنيفه.

(مناقب موفق المكی ج ۲ ص ۱۳۷، مقدمه جامع المسانيد للخوارزمی، ص ۳٤، تبيض الصحيفة للسيوطی ص ۱۳۰) وغيرها

(۱۰)......كتاب المجرد والفقه والرائی لابی حنيفه.

(الفهرست لابن نديم ص ۲۵۸، تاريخ الاسلام للذهبی ج ۹، ص ۱۲)

(۱۱)......كتاب الصلوة لابی حنيفه.

(مناقب موفق المکی ج۱،ص ۶۷،مناقب کردری)

(۱۲)......كتاب الوصيه لابی حنيفه.

(تهذيب الاسماء للقرشی ص ۱۹٤، طبع بيروت) وغيره

تنبیہ: یہ کتاب بھی عربی ومترجم مطبوعہ موجود ہے۔

(۱۳)......كتاب المقصود فی الصرف لابی حنيفه. یہ مطبوعہ حلب مصطفیٰ البابی الحلبی ۱۳۵۹ھ وطبع کراتشی ۱۴۲۲ھ یہ کتاب گوجرانوالہ سے بھی طبع ہو چکی ہے۔

اس کے علاوہ بھی کئی کتب امام اعظم ابوحنیفہؒ نے لکھی ہیں۔

فلہٰذا داؤد صاحب کا اعتراض بلا دلیل ہے جو کہ باطل ومردود ہے۔

جواب رابع:

اس روایت کے بارے میں داؤد صاحب لکھتے ہیں کہ اس میں ایک راوی ابوعبد اللہ الکاتب ہے۔ ان پر نہ جرح ہے نہ تعدیل۔ اور دوسرا راوی عبد الواحد بن خصیب ہے جو کہ مجہول الحال ہے کتب رجال میں اس کا ترجمہ نہیں پایا جاتا۔

(حدیث اور اہل تقلید ج۱،ص ۹۷)

جواب:

امام ابوعبد اللہ محمد بن سعید الکاتب کا ترجمہ (تاریخ بغداد للخطیب ج ۲،ص ۱۶۷۔ رقم

الترجمہ ۹۰۰) پر موجود ہے اور اس پر کسی کی جرح منقول نہیں ہے اور بتصریح امام ابراہیم النخعی، امام ابن المبارکؒ، امام شافعیؒ اور امام ابن عبد البرؒ وغیرہم بلکہ اہل عراق کے نزدیک جس مسلمان کا فسق وکذب ظاہر نہ ہو وہ عادل ہے۔ (الکفایۃ للخطیب ص ۷۸۔۷۹۔۸۲)

فلہٰذا امام ابوعبداللہ الکاتب عادل ہیں۔

اور امام عبدالواحد بن محمد الخصیبی کا ترجمہ (تاریخ بغداد للخطیب ج ۹، ص ۶، رقم الترجمہ ۵۶۵۷) پر موجود ہے اور یہ صاحب اخبار وروایۃ الآداب ہے۔ اس پر کسی کی جرح منقول نہیں ہے اور یاد رہے کہ تاریخ بغداد مشہور رجال کی کتاب ہے۔ یہ بھی ائمہ مذکورین اور اہل عراق کے نزدیک عادل ہیں۔ لہٰذا آپ کا مذکورہ اعتراض باطل ومردود ہے اور امام عبدالواحد بن محمد ابوالحسین الخصیبی عادل ہیں۔ وللہ الحمد

جواب خامس:

امام عبداللہ بن داؤد الخریبیؒ ولادت ۱۲۶ھ وفات ۲۱۳ھ: یہ صحیح بخاری وسنن اربعہ کے راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو الحافظ الامام القدوۃ، الحافظ الزاھد کان ثقة عابدا ناسكا، ثقة مامون، ثقة حجة قرار دیا ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۱، ص ۳۴۷، سیر اعلام النبلاء ج ۷، ص ۱۹۵۔۱۹۶، العبر ج ۱، ص ۱۸۱، الکاشف للذھبی ج ۲، ص ۸۰، رقم الترجمہ ۲۷۲۹) وغیرہ

یہ ثقہ ہیں اور مذہب حنفی ہیں۔ مثلاً...... قال ابو حاتم: كان يميل الى الرأى وكان صدوقا.

(سیر اعلام النبلاء، ج ۷، ص ۱۹۶، الجواھر المضیہ للقرشی ص ۱۸۱، رقم ۶۵۴، فضائل ابی حنیفہ لابن ابی العوام، ص ۱۱۱ قلمی وغیرہ)

امام عبداللہ بن داود الخریبیؒ سے ان اسانید کے علاوہ بھی اور کئی اسانید سے امام اعظم ابو حنیفہ تابعی کوفیؒ کی مدح وثناء ثابت ہیں، مثلاً...

(۱)......روی الامام الحافظ ابن ابی العوام بسنده الی بشر بن الحارث المروزی البغدادی المتوفٰی ۲۲۷ھ (ثقة قدوة تقریب ص ٦) قال سمعت عبد الله بن داؤد الخریبیؒ قال: اذا اردت الآثار (او قال الحدیث فسفیان الثوری واذا اردت تلك الدقائق فابو حنیفة

(فضائل ابی حنیفہ لابن ابی العوام ص ۱۵۔۱٦، سندہ صحیح، تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۲۴۵، سندہٗ جید، مناقب موفق المکی، ج ۲، ص ۳۰)

(۲)......وعن نصر بن علی قال سمعت عبد الله بن داؤد یقول: الناس فی أبی حنیفة حاسد و جاهل و احسنهم عندی حالا الجاهل.

(تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۲٦۰، مناقب موفق المکی ج ۲ ص ۹۔۱۰)

(۳)......حدثنا ابو الربیع الحارثی سمعت عبد الله بن داؤد یقول: الناس فی ابی حنیفة رجلان جاهل و حاسد له. (تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۲٦۰)

(۴)......ثنا محمد بن شجاع الثلجی قال: قلت لعبد الله ابن داؤد الخریبی ترٰی ان انظر فی قول ابی حنیفة فقال لی شدید انعم.

(فضائل ابی حنیفہ لابن ابی العوام ص ۱۱۱۔۱۷، سندہ صحیح)

(۵)......وعن عبد الله بن داؤد الخریبی قال له رجل ما عتب الناس فیه علی ابی حنیفة فقال: والله ما اعلمهم عتبوا علیه فی شیء إلا انه قال فأصاب، وقالوا (یعنی فی تنقیص ابی حنیفة) فاخطوا (فیه) ولقد رأیته...... الخ. (فضائل ابی حنیفہ لابن ابی العوام ص ۱۱۱)

(٦)......وحدثنی محمد بن شجاع قال: قلت لعبد الله بن داؤد ان بعض الناس أخبرنی أنه کتب عن ابی حنیفة مسائل کثیرة فقال لی: لا یصدنك هذا إن أبا حنیفة کان مطلعا علی الفقه سنده صحیح.

(فضائل ابی حنیفہ لابن ابی العوام ص ۱۷۔۱۱۲)

(۷)......وثنا علی بن الحسین الدرهمی بالبصرة قال: قال لنا الخریبی کان واللہ ابو حنیفة أنفع للمسلمین منهما یعنی حماد بن سلمة وحماد بن زید.

(اخبار ابی حنیفه للصمیری ص ۷۹، اسناده صحیح و رواته ثقات، مناقب موفق المکی ج ۲ ص ٦٥، مناقب کردری ج۱، ص ۱۱۵)

(۸)......وثنا نصر ابن علی قال ثنا عبد الله بن داؤد قال: من اراد ان یخرج من ذل العمی والجهل ویجد لذة الفقه فلینظر فی کتب ابی حنیفة.

(اخبار ابی حنیفه للصمیری ص ۷۸، سنده جید، مناقب کردری ج۱، ص ۱۱۵، مناقب موفق المکی ج۲، ص ٦٥)

(۹)......حدثنی محمد بن السقر قال سمعت عبد الله بن داؤد قال: اراد الاعمش الحج فقال: من ههنا یذهب الی ابی حنیفة یکتب لنا مناسك الحج.

(اخبار ابی حنیفه للصمیری ص ۷۰، فضائل ابی حنیفه لابن ابی العوام ص ۲۳، مناقب کردری ج......، ص)

(۱۰)......وأنبا زید بن اخرم أنبا عبد الله بن داؤد قال: بت عند ابی حنیفة لیالی فرأیت من اجتهاده و عبادته ما لا یوصف، وفی روایة ما لقی ابو حنیفة أحدا الا ابو حنیفة خیر منه. (مناقب موفق المکی ج۱، ص۲۴۳)

(۱۱)......وعن ابی نصر بشر بن الحارث یقول: سمعت عبد الله بن داؤد یقول: لا یتکلم فی ابی حنیفة الا احد رجلین اما حاسد لعلمه و اما جاهل بالعلم لا یعرف قد رحملته.

(اخبار ابی حنیفه للصمیری ص ٥٤، سنده صحیح، مناقب موفق المکی ج۲، ص ۹)

فلہٰذا امام عبداللہ بن داوٗد الخریبیؒ جیسے ثقہ، حافظ، محدث کی گواہی سے امام اعظم ابوحنیفہؒ حدیث وسنت اور فقہ کے امام، دقائق کو جاننے والے ہیں اوران سے مسلمانوں نے امام حماد بن سلمہؒ، حماد بن زیدؒ جیسے مشہور محدثین سے زیادہ نفع اٹھایا اور اپنے اقوال ومسائل کو خود بھی لیا اور دوسروں کو بھی لینے کا حکم دیا۔

فائدہ: امام ابن داوٗد الخریبیؒ سے امام ابوحنیفہؒ کی مدح وثناء (جو تعدیل وتوثیق ہے) متواتراً ثابت ہے۔

تنبیہ: جناب داوٗد صاحب امام صیمری کی سند میں محمد بن محمود الصید لانی راوی کے آنے سے یہ کیسے لازم آیا کہ حنفی پنساری ہوتے ہیں۔ دوسری صدی کے عظیم امام ومحدث سلیمان بن مہران الاعمشؒ المتوفی ۱۴۸ھ سے سند صحیح کے ساتھ ثابت ہے کہ وہ امام اعظم کو طبیب قرار دیتے ہیں۔ (دیکھیے ترمذی)

(۱۱) امام عبداللہ بن مبارکؒ کا حوالہ

مولانا انوار خورشید نے حدیث اور اہل حدیث ص ۳۳ پر امام عبداللہ بن مبارکؒ کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

لولا ان الله قد ادركنى بابى حنيفة و سفيان لكنت بدعيا.

(مناقب الامام ابی حنیفہ الذہبی ص ۱۸)

اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوحنیفہؒ اور سفیان ثوری سے نہ ملایا ہوتا تو میں بدعتی ہوتا۔

اعتراض:

مولانا داوٗد ارشد صاحب لکھتے ہیں کہ علامہ ذہبی نے یہ قول بلا سند اور بغیر حوالے کے نقل کیا۔ ہے جو اس کی صحت کا مدعی ہو وہ اس کی صحیح سند بیان کرے۔

(حدیث اور اہل تقلید ج ۱، ص ۹۷)

جواب اول:

اس روایت مذکورہ کو امام ابن ابی العوام نے اس سند سے تخریج فرمایا ہے

مثلاً......قدروی الامام الحافظ المحدث الناقد القاضی ابن ابی العوام المصری قال: حدثنی محمد بن الحسن بن علی البخاری قال سمعت محمد بن احمد بن حفص فقیه بخاری یحکی عن بعض اصحاب ابن المبارك إما وهب محمد بن مزاحم و اما حبان عن ابن المبارك قال: لولا ان الله عز وجل تدارکنی بابی حنیفة وسفیان الثوری لکنت بدعیا...... الخ

(فضائل ابی حنیفہ لابن ابی العوام ص۱۶_۸۲ قلمی)

سند کی تحقیق

(۱)......امام ابوالقاسم ابن ابی العوام السعدی القاضی المصری الحنفی، ولادت......ھ وفات ۳۳۵ھ:

یہ امام نسائیؒ، امام ابوبشر الدولابیؒ، امام طحاویؒ وغیرہم کے شاگرد ہیں۔ ائمہ نے ان کو الحافظ القاضی الکبیر الامام الحافظ صاحب المسند قاضی مصر، الحافظ من الثقات الاثبات احد أئمة الحدیث ثقة ثبت ناقد من بیت العلماء والفضلاء قرار دیا ہے۔

(سر ورق فضائل ابی حنیفه لابن ابی العوام، مقدمه جامع المسانید للخوارزمی ص ۷۷، تذکرة الحفاظ للذهبی ج ۲ ص ۱۹۵، مناقب ابی حنیفه للذهبی ص۸، سیر اعلام النبلاء ج۹، ص۴۰۰، اعلان بالتوبیخ للسخاوی ص ۳۶۳، عقود الجمان لیوسف الدشقی ض۴۹، تعلیق علی مناقب ابی حنیفه لکوثری ص۹، تانیب الخطیب لکوثری، ص ۳۵ ۵۵. ۶۶ ۷۷ ۱۳۰ ۱۷۲، مشیخه لابی عبد الله الرازی ص ۲۴۲، فهرس

مخطوطات دار الکتب الظاهریه لالبانی غیر مقلد ص ۳۸. ٤٠٤، الجواهر المضیئة للقرشی ص ۷٤) وغیره

(۲)......امام ابوبکر محمد بن الحسن بن علی البخاری ولادت......ھ وفات ۳۰۹ھ: قال الامام الخطیب، قدم حاجا وحدث بها. (تاریخ بغداد ج ۲ ص ۲۰)

(۳)......امام محمد بن احمد بن حفص البخاری الحنفی ولادت......ھ وفات ۲٦٤ھ: یہ مشہور امام، فقیہ، محدث اور مفتی ہیں۔ ائمہ نے ان کو الامام مفتی بخاری وعالمها وکان من أئمة الاسلام والسنة وله تصانیف وشهرة کبیرة عالم ماوراء النهر شیخ الحنفیة کان عالم اهل بخاری وشیخهم وکان ثقة اماما ورعا زاهدا ربانیا صاحب سنة و اتباع قرار دیا ہے۔اور یہ ثقہ ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء ج۷، ص ٤٠٣، ج ۸، ص ٦٥٢) وغیره

(٤)......امام ابووہب محمد بن مزاحم المروزیؒ ولادت......ھ وفات ۲۰۹ھ: یہ صحیح ترمذی وغیرہ کے راوی ہیں۔ائمہ نے ان کو ثقة وکان خیرا فاضلا اور صدوق قرار دیا ہے۔

(تہذیب لابن حجر، ج ۵، ص ۲۷۹، تقریب لابن حجر ج ۲ ص ۱۵۵)

(۵)......امام حبان بن موسیٰ المروزی ولادت......ھ وفات ۲۳۳ھ: یہ صحیح بخاری ومسلم کے راوی ہیں۔ائمہ نے ان کو کان ثقة مشهور اور ثقة قرار دیا ہے۔

(العبر للذهبی ج ۱، ص ۲۰۵، تقریب لابن حجر، ج۱، ص ۱۰۲)

(٦)......امام عبداللہ بن المبارک المروزیؒ ولادت ۱۱۸ھ وفات ۱۸۱ھ: یہ مشہور امام فقیہ محدث ناقد اور صحاحِ ستہ کے راوی ہیں، ائمہ نے ان کو الامام الحافظ العلامة شیخ الاسلام فخر المجاهدین قدوة الزاهدین صاحب التصانیف النافقة. ثقة ثبت، فقیه عالم جواد مجاهد جمعت فیه خصال الخیر ......قرار دیا ہے اور یہ ثقہ بالاجماع ہیں۔(تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۰۱، ۲۰۲، تقریب لابن حجر، ج ۱، ۳۰۹۔۳۱۰)

خلاصہ: جناب داؤد صاحب اس روایت کی سند میں تمام راوی ثقہ ہیں جو بتعریف وشرائط ائمہ محدثین وفقہاء صحیح وحجت ہیں۔اب تو ہم نے آپ کا مطالبہ پورا کر دیا ہے مذکورہ روایت کی صحت ثابت کر کے جو محض اللہ کے فضل وکرم سے ہوا۔

جواب ثانی:

امام ابن المبارکؒ متواتر اسانید سے امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً کاملۃً وافرۃً ولادت ۶۱ھ یا ۷۰ھ یا ۸۰ھ وفات ۱۵۰ھ کی ثناء و مدح تعدیل وتوثیق ثابت ہے۔ کما لا یخفی علی اهل العلم.

(فضائل ابی حنیفہ لابن ابی العوام ص ۳ تا ۸۸، اخبار ابی حنیفہ للصیمری ص ۳۰ تا ۷۸، : تاریخ بغداد، ج۱، ص ۲۴۰ تا ۲۶۰، مناقب کردری ج ۱، ص ۴۲ تا ۲۶۶، ج ۲ ص ۹ تا ۲۷، الانتقاء لابن عبد البر، ص ۲۰۴ تا ۳۲۱، مناقب موفق المکی ج۱، ص ۱۵۳ تا ۲۶۸) وغیرہ

فلہٰذا امام ابن المبارکؒ کے نزدیک امام اعظم ابوحنیفہؒ فقیہ محدث، ثقہ اور صدوق ہیں اور آپ کے مذکورہ اعتراض باطل ومردود ہے۔

(۱۲) علامہ ذہبیؒ کا حوالہ

مولانا انوار خورشید نے حدیث اور اہل حدیث ص ۳۳ پر علامہ ذہبیؒ کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

(۱۲) امام ذہبی رحمہ اللہ تذکرۃ الحفاظ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا تذکرہ ان القابات کے ساتھ کرتے ہیں۔

ابو حنيفة الامام الاعظم فقيه العراق   وكان اماما، ورعا، عالما عاملا متعبدا كبيرا الشان. (تذکرۃ الحفاظ ذہبی، ج ۱، ص ۱۶۸)

ابوحنیفہ امام اعظم اور عراق کے فقیہ ہیں۔ .....وامام، پرہیزگار عالم باعمل، انتہائی عبادت

گزارا اور بڑی شان والے تھے۔

اس پر داؤدارشد نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔

(۱۳)امام ابن کثیرؒ کا حوالہ

مولانا انوار خورشید نے حدیث اور اہل حدیث ص ۳۳ پر امام ابن کثیر کا مندرجہ ذیل حوالہ نقل کیا ہے۔

(۱۳) حافظ عماد الدین بن کثیر رحمہ اللہ حضرت امام صاحب کا تذکرہ ان الفاظ سے کرتے ہیں۔

الامام فقیه العراق، احد ائمة الاسلام والسادة الأعلام، احد اركان العلماء، احد الائمة الاربعة اصحاب مذاهب المتبوعة.

(البداية والنهاية ج۱۰، ص ۱۰۷)

وہ امام ہیں، عراق کے فقیہ ہیں ائمہ اسلام اور بڑی شخصیات میں سے ایک شخصیت ہیں، ارکان علماء میں سے ایک ہیں، ائمہ اربعہ جن کے مذاہب کی پیروی کی جاتی ہے ان میں سے ایک امام ہیں۔

اس پر بھی داؤدارشد نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔

ضروری نوٹ:

مولانا انوار خورشید صاحب نے اپنی کتاب حدیث اور اہل حدیث میں صفحہ ۲۸ سے لے کر ص ۳۳ تک امام ابوحنیفہؒ کے مناقب میں تیرہ (۱۳) محدثین کے اقوال نقل کیے تھے۔ جن میں سے گیارہ اقوال پر مولانا داؤدارشد غیر مقلد نے اعتراض کیے تھے۔ ہم نے ان کے تمام اعتراضوں کا جواب دے دیا ہے۔ اس کے بعد آگے انہوں نے امام ابوحنیفہؒ پر کچھ اور اعتراض بھی کیے ہیں۔ جو ص ۸۲ سے لے کر ص ۱۰۰ تک نقل کیے ہیں۔ یہ تمام اعتراض انہوں نے حقیقت الفقہ سے لیے ہیں۔ حقیقۃ الفقہ کے جواب میں کئی کتابیں شائع ہو چکی

ہیں ان سب کے جواب ان میں دیکھ لیے جائیں۔ یہاں پر تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔
یہاں پر ہم صرف کچھ نشان دہی کر دیتے ہیں تا کہ تحقیق کرنے والوں کو آسانی ہو۔اور ہماری
بات کی تصدیق بھی ہو جائے۔ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا داؤد ارشد صاحب لکھتے ہیں:

(۱) حنفی مذہب کی حالت (ص ۸۲ حدیث اور اہل تقلید)

یہ انہوں نے حقیقۃ الفقہ ص ۱۱۸ سے لیا ہے۔

(۲) امام ابو حنیفہؒ اور علم حدیث (ص ۸۳)

یہ انہوں نے حقیقۃ الفقہ ص ۱۱۸ سے لیا ہے۔

اس عنوان کے تحت انہوں نے جو سات اقوال نقل کیے ہیں وہ تمام کے تمام حقیقت الفقہ
ص ۱۱۸ تا ۱۲۰ سے لیے ہیں۔

(۳) قلت اسباب (ص ۸۴)

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۲۱ سے لیا ہے۔

(۴) سبب اول (ص ۸۴)

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۲۱ سے لیا ہے۔

(۵) سبب دوم (ص ۸۵)

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۲۲ سے لیا ہے۔

(۶) سبب سوم (ص ۸۶)

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۲۳ سے لیا ہے۔

(۷) سبب چہارم (ص ۸۷)

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۲۴ سے لیا ہے۔

(۸) امام ابو حنیفہؒ اور اجماع صحابہ (ص ۹۴)

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۲۵ سے لیا ہے۔

(۹) حضرت امام ابوحنیفہؒ پر جرح (ص ۹۷)

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۲۹ تا ۱۳۲ سے لیا ہے۔

ہم نے صرف بعض عنوانات کا ذکر کیا ہے ان عنوانات کے تحت جو حوالہ جات دیئے ہیں وہ بھی حقیقت الفقہ سے ہی لیے ہیں جیسا کہ آگے ہم بعض حوالہ جات نقل کر کے ان کے جواب بھی عرض کریں گے۔ جس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ سارا مقدمہ اسی طرح بنایا گیا ہے۔ حقیقت الفقہ کے کئی جوابات لکھے ہوئے موجود ہیں ان سب اعتراضات کے جوابات آپ حضرات اصل کتابوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ مثلاً

(۱) رد حقیقت الفقہ از مفتی سید مہدی حسن صاحب

(۲) نصرۃ الفقہ بجواب حقیقت الفقہ از حضرت مولانا محمود حسن صدیقی چاٹگامی

(۳) حقائق الفقہ بجواب حقیقت الفقہ از پیر جی سید مشتاق علی شاہ

(۴) نصیحۃ الثقہ بجواب حقیقت الفقہ

بعض حوالہ جات کی تفصیل بھی ملاحظہ فرمائیں

اعتراض:

داؤد ارشد صاحب نے اپنی کتاب حدیث اور اہل تقلید کے ص ۸۳ پر ایک عنوان قائم کیا ہے۔

امام ابوحنیفہؒ اور علم حدیث

اس عنوان کے تحت انہوں نے سات (۷) حوالہ جات نقل کیے ہیں۔

یہ سب کے سب حقیقۃ الفقہ مصنف مولانا محمد یوسف جے پوری غیر مقلد سے لیے ہیں۔ ان سب کے جوابات بھی علماء احناف کئی بار دیے جا چکے ہیں ان سب کا تجزیہ ملاحظہ فرمائیں۔

پہلا حوالہ:

پہلا حوالہ انہوں نے تاریخ ابن خلدون کا دیا ہے۔

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۱۸ سے لیا ہے۔

اس کا جواب حقائق الفقہ بجواب حقیقت الفقہ ص ۳۹ اور نصرۃ الفقہ بجواب حقیقۃ الفقہ ص ۵۰ میں دیا گیا ہے۔

دوسرا حوالہ:

دوسرا حوالہ قیام اللیل کا دیا ہے۔

یہ انہوں نے حقیقت الفقہ ص ۱۱۸ سے لیا ہے۔

اس کا جواب حقائق الفقہ ص ۴۷ اور نصرۃ الفقہ ص ۵۶ میں دیا گیا ہے۔

تیسرا حوالہ:

مناقب شافعی کا دیا ہے۔

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۱۹ سے لیا ہے۔

اس کا جواب نصرۃ الفقہ ص ۶۲ میں دیا گیا ہے۔

چوتھا حوالہ:

عمدۃ الرعایہ کا دیا ہے۔

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۱۹ سے لیا ہے۔

اس کا جواب نصرۃ الفقہ ص ۶۵ میں دیا گیا ہے۔

پانچواں حوالہ:

ظفر الامانی کا دیا ہے۔

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۱۹ سے لیا ہے۔

اس کا جواب نصرۃ الفقہ ص ۶۶ میں دیا گیا ہے۔

چھٹا حوالہ:

شرح ترمذی فارسی مولوی سراج الدین کا دیا ہے۔

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۱۹ سے لیا ہے۔

اس کا جواب نصرۃ الفقہ ص ۶۸ میں دیا گیا ہے۔

ساتواں حوالہ:

تاریخ ابن خلکان کا دیا ہے۔

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۲۰ سے لیا ہے۔

اس کا جواب نصرۃ الفقہ ص ۶۹ میں دیا گیا ہے۔

قلیل الحدیث ہونے کا اجمالی جواب

امام حاکم بسند امام علی بن خشرمؒ وفات ۲۵۷ھ (جو صحیح مسلم ونسائی کے ثقہ راوی ہیں۔ تقریب ج ۱، ص ۴۱۳) سے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا کہ **کنا فی مجلس سفیان بن عیینة فقال: یا اصحاب الحدیث تعلموا فقه الحدیث لا یقهرکم اصحاب الرأی ما قال ابو حنیفة شیئا الا و نحن نروی فیه حدیثا او حدیثین.**

(معرفت علوم الحدیث ص ۶۶)

امام ابن عیینہ فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کوئی مسئلہ ایسا بیان نہیں کرتے جس پر ایک یا دو حدیثیں موجود نہ ہوں۔

اور یاد رہے کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ نے بتصریح ائمہ کرام لاکھوں مسائل بیان فرمائے ہیں۔

محترم قارئین: آپ خود اندازہ لگائیے کہ جس امام نے لاکھوں مسائل بیان فرمائے ہوں اور ہر ہر مسئلہ پر ایک ایک یا دو دو احادیث موجود ہوں کیا ایسا جلیل القدر امام قلیل الحدیث ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

بلکہ خود امام اعظم ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ **عجبا للناس یقولون انی افتی بالرأی ما**

أفتي الا بالأثر.

(تاريخ بخاری للغنجار ومناقب موفق المکی ج۱، ص ۷۷، تهذيب الاسماء للقرشي، ص ۱۹۳)

محترم قارئین! جب ایک امام خود کہہ رہا ہو کہ میں اپنی رائے سے فتویٰ نہیں دیتا بلکہ میں جب بھی کوئی فتویٰ (مسئلہ بتاؤں) دوں تو صرف سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی دیتا ہوں یہ ایسے امام کی گواہی ہے جو تابعی ہے اور صحابہؓ کے دور میں پیدا ہوا اور صحابہ کرامؓ سے کئی احادیث بھی سنی تو کیا ایسا امام جھوٹ بول سکتا ہے؟ نہیں ہر گز نہیں۔

جب ایسا امام جھوٹ نہیں بول سکتا اور نہ ہی غلط بیانی کر سکتا ہے تو آپ خود اندازہ لگائیے کہ اس امام یعنی امام اعظم ابوحنیفہؒ کے پاس احادیث کا کتنا بڑا ذخیرہ ہوگا کہ جس امام کی فقہ آج چودہ سو سال سے زائد عرصہ گزر جانے کے بعد بھی ویسے ہی قائم و دائم جیسے یہ پہلے مدون کی گئی تھی اور ان شاء اللہ یہ قیامت تک اسی طرح تابندہ رہے گی۔

فلہٰذا یہ بات ثابت ہوگئی کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کو قلیل الحدیث کہنے والے غلطی پر ہیں۔ اور امام ابوحنیفہؒ، حافظ، محدث اور حجت ہیں کما قال الائمہ یعنی امام حاکمؒ، امام ذہبیؒ، امام سیوطیؒ، امام عجلونیؒ، وغیرہم

(معرفت علوم الحديث للحاكم ص ۲۴۰ ۲۴۵، تذكرة الحفاظ، ج۱، ص ۱۲۶، المعين فی طبقات المحدثين للذهبی ص ۵۴، طبقات الحفاظ للسيوطی ص ۸۰، عقد الجواهر الثمين للعجلونی ص ۴ تا ۶) وغيره

اور یاد رہے کہ محدث کی تعریف یہ ہے کہ وہ فن حدیث میں مشغول ہو روایۃً و درایۃً اور کثیر رواۃ (راوی) و روایات (احادیث) پر اس کو اطلاع ہو اور لکھنے و ضبط میں معروف و مشہور ہوا پنے زمانہ میں۔ (تدریب الراوی ج۱ ص ۲۸-۲۹) وغیرہ۔

اسی طرح ''حافظ'' کی تعریف یہ ہے کہ وہ ایک لاکھ احادیث کو متناً وسنداً اور احوال رواۃ (جرح، تعدیل اور تاریخ کے اعتبار) سے جانتا ہو (قواعد فی علوم الحدیث ص ۲۹)

اور ''حجۃ'' کی تعریف یہ ہے کہ تین لاکھ احادیث اس کے احاطہ علم میں ہوں۔

(قواعد فی علوم الحدیث علامہ ظفر احمد عثمانی، ص ۲۹)

بتصریح امام ذہبیؒ، امام ابوحنیفہؒ محدث و حافظ ہیں اور بتصریح امام حاکمؒ و امام سیوطیؒ امام ابوحنیفہؒ حافظ ہیں اور بتصریح امام عجلونیؒ، امام ابوحنیفہؒ حافظ حجۃ ہیں۔

جناب داؤد صاحب کیا جو امام لاکھوں حدیثوں کا حافظ ہو وہ قلیل الحدیث ہو سکتا ہے۔ ہر گز نہیں کیونکہ اگر لاکھوں حدیثوں کا حافظ بھی قلیل الحدیث ہو۔ تو پھر کثیر الحدیث کون ہوگا۔

فلہٰذا امام ابوحنیفہؒ تابعی کوفی حافظ، محدث اور حجت ہیں جو کہ آپؒ کے علم کی گواہی ہے اور آپ کو قلیل الحدیث کہنے والوں کا اعتراض باطل و مردود ہے۔

نوٹ: ناظرین آپ نے اجمالی جواب ملاحظہ فرمالیا ہے۔ جس سے امام ابوحنیفہؒ پر قلیل الحدیث ہونے کا جو الزام ہے اس کی حقیقت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔

علامہ ابن خلدون کے حوالے کی حقیقت

امام عبدالرحمٰن بن محمد المغربی المالکی المعروف بابن خلدون نے معترض کی کوئی سند و نام نقل نہیں کیا بلکہ صیغہ تمریض یقال (یعنی بعض متعصبین) کا قول نقل کیا ہے۔ (مقدمہ ابن خلدون، ص ۳۷۱)

اور پھر خوب تردید فرمائی ہے۔ مثلاً...... وقد تقول بعض المبغضين المتعصبين منهم من كان قليل البضاعة فى الحديث فلهذا قلت روايته ولا سبيل إلى هذا المعتقد فى كبار الأئمة الخ والامام ابو حنيفة ويدل على انه من كبار المجتهدين فى علم الحديث اعتماد مذهبه والتعديل عليه واعتباره ردًا و قبولا الخ (مقدمہ ابن خلدون)

اور امام، حافظ محدث محمد بن یوسف الصالحی الشافعی الدمشقی ولادت...... ھ وفات ۹۴۲ھ نے فرمایا كان ابو حنيفة من كبار حفاظ الحديث واعيانهم ولولا كثرة اعتنائه بالحديث ما تهيأ له استنباط مسائل الفقه، وذكره الذهبى فى طبقات

الحفاظ و لقد اصاب وأجاد. (عقود الجمان ص ۳۱۹، تانیب الخطیب، ص ۳۰۴)

امام اعظم ابوحنیفہؒ بڑے بڑے حفاظِ حدیث اور فضلاء میں شمار ہوتے ہیں۔ اگر ان کے پاس کثیر احادیث نہ ہوتیں اور ان کو ذخیرہ نہ کرتے تو فقہ کے مسائل میں استنباط کا ملکہ ان کو کہاں سے حاصل ہوتا۔

اور امام ذہبیؒ نے امام اعظم ابوحنیفہؒ کا تذکرۃ الحفاظ میں ذکر کیا ہے۔

قیام اللیل مروزی والے حوالے کی حقیقت

امام ابوعبداللہ محمد بن نصر المروزی شافعیؒ سے اللہ تعالیٰ درگزر فرمائے۔ انہوں نے یا کسی کاتب نے لفظ "یتمًا" بوجہ مخالفتِ مذہبی یا تصحیفاً بنائے ہیں کیونکہ صحیح الفاظ یہ تھے کان ابو حنیفة فی الحدیث یقیم. (دیکھئے الکامل لابن عدی ج ۷، ص ۲۴۷۳)

جبکہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کی اپنی کتاب "کتاب الآثار" ھو مسند ابی حنیفةؒ بروایت ابی یوسف القاضیؒ میں تقریباً دوسو اٹھارہ (۲۱۸) احادیث مرفوع اور تین سو تہتر (۳۷۳) احادیث موقوف موجود ہیں۔ اسی طرح کتاب الآثار لابی حنیفہ بروایت محمد بن الحسن میں ایک سو پینتیس (۱۳۵) احادیث مرفوع اور دو سو چورانوے (۲۹۴) موقوف موجود ہیں۔ اسی طرح مسند ابی حنیفہ بروایت ابی نعیم اصبہانی میں تین سو پچانوے (۳۹۵) احادیث موجود ہیں اور اسی طرح مسند ابی حنیفہ بروایت الحارثی البخاری میں نو سو پندرہ (۹۱۵) احادیث موجود ہیں۔ اور مسند ابی حنیفہ بروایت الحصکفی میں پانچ سو ترپن (۵۵۳) احادیث موجود ہیں اور اسی طرح جامع المسانید میں تقریباً پندرہ مسانید کو جمع کیا گیا ہے جس میں تقریباً مقررات کو ختم کر کے ۸۰۰ (آٹھ سو) کے قریب احادیث مرفوعہ، موقوفہ اور مقطوعہ موجود ہیں۔ اور خصوصاً خود امام اعظم ابوحنیفہؒ نے اپنے بیٹے امام حمادؒ کو وصیت کرتے ہوئے تصریح فرمائی ان تعمل بخمسة احادیث جمعتها من خمسمأة الفه حدیث. (کتاب الوصیۃ مترجم ص ۵۶ تا ۶۵)

اس واضح تصریح سے معلوم ہوا کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کو پانچ لاکھ احادیث حفظ تھیں۔

جناب داؤد صاحب کیا جو امام پانچ لاکھ احادیث کا حافظ ہو وہ قلیل الحدیث ہوتا ہے۔

فلہٰذا معترضین کا مذکورہ اعتراض باطل و مردود ہے اور امام ابو حنیفہؒ حافظ، محدث، حجۃ ہونے کے ساتھ ساتھ کثیر الحدیث بھی ہیں۔

اعتراض:

جناب داؤد صاحب لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ کے قلیل الحدیث ہونے کا سبب اول عدم تحصیل حدیث ہے۔ (حدیث اور اہل تقلید، ج ۱، ص ۸۴)

جواب:

یہ حوالہ بھی داؤد ارشد نے حقیقت الفقہ ص ۱۲۱ سے لیا ہے۔

امام ابو حنیفہؒ نے علمِ حدیث حاصل کرنے کے لیے مختلف مشائخ کی درسگاہیں اور مختلف شہروں میں محدثین کے پاس جا کر علمِ حدیث حاصل کیا ہے۔ مثلاً

(۱)......**قال الامام الحافظ المحدث الکبیر مسعر بن کدام** ولادت......ھ وفات ۱۵۳ھ: (یہ صحاح ستہ کے ثقہ ثبت، فاضل، راوی ہیں۔ (تقریب ج ۱، ص ۵۸۰)

طلبت مع أبی حنیفة الحدیث فغلبنا واخذنا فی الزهد فبرع علینا وطلبنا مع الفقه فجاء منه ما ترون. (مناقب ابی حنیفة للذهبی ص ۲۷)

(۲)......**قال الامام ابن بکر الخطیب** ولادت......ھ وفات ۴۶۳ھ: **النعمان بن ثابت ابو حنیفة التمیمی امام اصحاب الرأی وفقیه اهل العراق رأی انس بن مالك وسمع عطاء بن ابی رباح و ابا اسحاق السبیعی و محارب بن دثار و حماد بن ابی سلیمان والهیثم بن حبیب الصواف وقیس بن مسلم و محمد بن المنکدر و نافعا مولی ابن عمرؓ و هشام بن عروة ویزید الفقیر وسماك بن حرب وعلقمة بن مرثد وعطیة العوفی وعبد العزیز بن رفیع**

وعبد الكريم ابا امية...... وغيرهم. (تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۲۳۲ رقم الترجمہ ۷۲۹۸)

(۳)......قال الامام موفق بن احمد المکی الحنفی ولادت......ھ وفات ۵٦۸ھ: الباب الثالث فی ذکر من لقی من الصحابة وروایته عنهم وذکر مشائخه الذی روی عنهم الحدیث واخذ عنهم العلم.

(مناقب موفق المکی ج ۱، ص ۲۴)

(۴)......قال الامام ابو الحجاج المزی الشافعی ولادت......ھ وفات ۷۴۲ھ: فقیه اهل العراق و امام اصحاب الرأی، رأی انس بن مالك وروی عن ابراهیم بن محمد وغیرهم. (تہذیب الکمال للمزی ج ۱۹، ص ۱۰۲)

(۵)......قال الامام ابو عبد الله محمد بن احمد بن عبد الهادی الحنبلی ولادت ۷۰۵ھ وفات ۷۴۴ھ: الامام ابو حنیفة، احد الائمة الاعلام وفقیه اهل العراق ادرك جماعة من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ورأی انس بن مالك رض خادم رسول الله صلی الله علیه وسلم وصاحبه غیر مرة لما قدم علیهم الکوفة وروی عن جماعة من سادات التابعین وائمتهم الخ

(مناقب الائمة الاربعة لابن عبد الهادی ص ۵۸)

(٦)......قال الامام الذهبی ولادت ۶۷۳ھ وفات ۷۴۸ھ: فی اخبار فقیه العصر و عالم الوقت ابی حنیفة ذی الرتبة الشریفة والنفس العفیفة والدرجة المنیفة مفتی اهل الکوفة فانه صحیح أنه رأی انس بن مالك وسمع الحدیث من عطاء بن ابی رباح بمکة وغیرهم. وقال ایضاً، وحدث عن عطاء و نافع وعبد الرحمٰن بن هرمز الاعرج وعدی بن ثابت وسلمة بن کهیل وابی جعفر محمد بن علی وقتادة و عمرو بن دینار و ابی اسحق و خلق کثیر، وقال ایضاً، الامام فقیه الملة عالم العراق ابو حنیفة وروی عطاء بن ابی رباح وغیرهم و عنی بطلب الأثار وارتحل فی

ذالك.

(مناقب ابی حنیفه للذهبی ص ۷ ۱۱، تذکرة الحفاظ ج۱، ص ۱۲۷، سیر اعلام النبلاء ج۵، ص ۵۳۱. ۵۳۲)

(۷)......قال الامام ابوزکریا النووی الشافعیؒ ولادت......ھ وفات ۶۷۶ھ: وهو الامام البارع ابو حنيفة اخذ الفقه عن حماد بن ابی سلیمان و سمع عطاء بن ابی رباح وغیرهم.

(تهذیب الاسماء للنووی ج ۲ ص ۸٤)

(۸)......قال الامام القرشی المصری الحنفی ولادت ۶۹۶ھ وفات ۷۷۵ھ: الامام الأعظم ابو حنيفة النعمان و سمع خلقا من التابعين كعطاء بن ابی رباح و نافع مولی ابن عمر وغیرهما. (الجواهر المضيه للقرشی ص ۲۰)

(۹)......قال الامام ابن حجر عسقلانی الشافعیؒ ولادت ۷۷۳ھ وفات ۸۵۲ھ: النعمان بن ثابت التيمی ابو حنيفة الكوفی رأى انسا و روى عن عطاء بن ابی رباح و عاصم بن ابی النجود و علقمة بن مرثد وغیرهم.

(تہذیب التہذیب لابن حجر ج ۵، ص ۵۲۹)

(۱۰)......قال الامام الموفق المكی، واما مشائخ ابی حنيفة من التابعين وغيرهم رحمهم الله تعالى عن ابی عبد الله (وابی حفص) بن ابی حفص الكبير. (البخاری ولادت ۱۵۰ھ وفات ۲۱۷ھ الفقيه العلامة الحنفی فقیه المشرق، سیر اعلام النبلاء، ج ۷، ص ۴۰۲) عدوا مشائخ ابی حنيفة من العلماء والتابعين فبلغوا اربعة الآف فقال ابن عبد الله هذا ادنى فضائل ابی حنيفة رحمه الله. (مناقب موفق المکی ج۱، ص ۳۸)

(۱۱)......قال الامام یوسف الصالحی الشافعی الدمشقیؒ ولادت......ھ وفات ۹۴۲ھ: انه اخذ عن أربعة الآن شيخ من التابعين. (عقود الجمان للدمشقی ص ۱۸۳)

فلہٰذا جناب داؤد صاحب آپ کا یہ دعویٰ کہ امام ابوحنیفہؒ کے قلیل الحدیث ہونے کا سبب اول عدم تحصیل حدیث ہے۔ باطل ومردود ہے۔

آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے طلبِ حدیث کیا ہے حتی کہ مکہ، مدینہ، بصرہ، کوفہ وغیرہ کے محدثین وفقہاء سے علم حدیث اور علمِ فقہ حاصل کیا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کے چار ہزار تابعین وغیرہم استاذ تھے۔

جواب نمبر۲:

علامہ ذہبیؒ نے سیر اعلام النبلاء ج ۶ ص ۳۹۶ میں اس طحاوی والی روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔

یہ روایت اصل میں خطیب بغدادی سے منقول ہے جو نہایت ہی غلط ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھئے نصرۃ الفقہ ص ۷۴، ۷۵)

اعتراض:

جناب داؤد صاحب لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ کے قلیل الحدیث ہونے کا دوسرا سبب عدمِ سفر در تلاش احادیث ہے۔ (حدیث اور اہل تقلید ج ا ص ۸۵)

یہ اعتراض بھی حقیقت الفقہ ص ۱۲۲ سے لیا ہے۔

جواب:

اولاً...... امام اعظم ابوحنیفہؒ تابعی کوفی نے بالفرض طلبِ حدیث کے لیے سفر نہ بھی کیا ہو تو یہ کوئی عیب نہیں ہے کیونکہ امام مالک بن انسؒ نے بھی طلب حدیث کے لیے اپنے شہر کے محدثین وفقہاء کے علاوہ بلاد اسلامیہ کا سفر نہیں کیا تو کیا آپ امام مالکؒ کو بھی قلیل الحدیث کا طعنہ دیں گے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ کیونکہ مدینہ منورہ خود علم کا گہوارہ اور فقہاء ومحدثین سے بھرا ہوا تھا۔ بالکل اسی طرح کوفہ میں تقریباً پندرہ سو صحابہ کرام سے زائد سکونت پذیر تھے۔ (تاریخ الثقات للعجلی ص ۵۱۷، بالتوبیخ للسخاوی ص)

اور بتصریح سیدنا علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہ کوفہ میں چار سو فقہا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد بھی موجود تھے۔ (مناقب موفق المکی ج ۱، ص ۱۴۰)

اور بتصریح امام ابن سیرین چار ہزار محدثین کوفہ میں موجود تھے۔

(المحدث والفاضل للرامهرمزی ص ۵۶۰)

جب امام اعظم کو احادیث اور فقہ کا ذخیرہ اپنے شہر کوفہ ہی سے وافر مقدار میں مل گیا تھا تو سفر کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

ثانیاً:......امام اعظم ابو حنیفہؒ نے طلب حدیث کے لیے سفر بھی کیے ہیں۔ مثلاً...... **عنی بطلب الأثار وارتحل فی ذالك، وسمع الحديث من عطاء بمكة، وغيره، وخلق كثير.**

(مناقب ابی حنیفہ الذھبی ص ۷۔۱۱، م، تذکرۃ الحفاظ ج ۱، ص ۱۲۷، سیر اعلام النبلاء، ج ۵، ص ۵۳۱۔۵۳۲)

اور بتصریح **حافظ القرشی، وسمع خلقا من التابعين كعطاء بن ابی رباح ونافع مولی ابن عمر وغيرهما. الجواهر المضيئة للقرشی ص ۲۰)**

جناب داؤد صاحب اگر تہذیب الکمال للمزی ج ۱۰، ص ۳۰۹ تا ۳۲۲ کا آپ مطالعہ کریں تو آپ کی آنکھیں کھل جائیں گی کہ جس جلیل القدر امام اعظم ابو حنیفہؒ کے قلیل الحدیث ہونے کے سبب میں طلب حدیث کے لیے سفر نہ کرنے کا آپ اعتراض کر رہے ہیں اس کی کوئی وقعت نہیں ہے جیسا کہ اہل علم واہل انصاف اس کو جانتے ہیں۔

اس ساری تفصیل کا خلاصہ یہ نکلا کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ نے طلبِ حدیث کے لیے بہت سے اسفار کیے ہیں سیرۃ النعمان میں کئی اسفار کا ذکر ہے۔ لہٰذا آپ کا یہ اعتراض باطل و مردود ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: نصرۃ الفقہ ص ۷۶ تا ۸۱/ امام اعظمؒ اور علم حدیث، مصنف مولانا محمد علی صدیقی کاندھلوی)

سبب سوم وعدم تدوین احادیث

اعتراض:

چنانچہ عبدالوہاب شعرانی اپنی کتاب میزان کبریٰ جلد۱ص ۵۵ میں تحریر فرماتے ہیں کہ **لو عاش دونت احادیث الشریعة وبعد رحیل الحفاظ فی جمعها من البلاد ولثغور وظفر بها لاخذ بها وترك كل قیاس كان قاسه وكان القیاس قلّ فی مذهبه كما قلّ فی مذهب غیره بالنسبة الیه.**

(ترجمہ) امام ابوحنیفہ احادیث کے جمع ہونے تک اور حفاظ (حدیث) کے حدیثوں کے جمع کرنے کے لیے (مختلف) بلاد اور اطراف ممالک اسلام میں پھرنے کے بعد زندہ رہتے اور ان احادیث کو پاتے تو ضرور ان کو لیتے اور جو قیاس انہوں نے کیے ہیں وہ سب چھوڑ دیتے اور ان کے مذہب میں قیاس کم ہوتی جیسا کہ اوروں کے مذہب میں ہے۔

(حقیقت الفقہ ص۱۲۳)

جواب:

مؤلف نے امام صاحب پر قلت حدیث کا جو اعتراض اٹھایا ہے اس کے اسباب پر بحث کرتے ہوئے انہوں نے منجملہ اور اسباب کے ایک سبب یہ بھی بیان کیا ہے کہ چونکہ امام صاحب کے دور میں احادیث مدون نہیں ہوئی تھیں اس لیے امام صاحب کی ان احادیث تک رسائی نہیں ہوسکی جو بعد میں آنے والے محدثین کو میسر آئیں۔

اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ قابل غور ہے کہ مؤلف کا عدم تدوین احادیث کو امام صاحب کی قلت حدیث کا سبب بتانا یہ کہاں تک صحیح ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ امام صاحب کے معاصر اور اسی طرح جو آپ سے پہلے حضرات محدثین گزرے ہیں سب کے سب ہی علم حدیث میں کم پایہ ہونے چاہئیں کیونکہ جب سبب ہی اس کا عدم تدوین حدیث ہے تو وہ سب کے لیے برابر ہے امام صاحب کی اس میں کیا خصوصیت ہے۔ لہٰذا امام صاحب کے جملہ معاصرین امام مالک، امام اوزاعی، امام سفیان ثوری، امام ابن جریج، امام لیث بن سعد، پر

یہی فتویٰ لگانا چاہیے بلکہ ائمہ معاصرین کیا سارے صحابہ وتابعین ہی کو حدیث سے بے بہرہ کہیے (معاذ اللہ) دوسری بات یہ ہے کہ عدم تدوین حدیث کا ڈھنڈورا پیٹنا بھی صحیح نہیں ہے۔ امام صاحب کے زمانے سے پہلے بھی بعض کتب احادیث مدون ہو چکی تھیں البتہ شریعت کی فقہی ابواب پر ترتیب کا سہرا امام صاحب ہی کے سر ہے اور اس شرف میں امام صاحب کا کوئی اور شریک وسہیم نہیں چنانچہ امام صدر الائمہ موفق بن احمد مکی لکھتے ہیں:

وابو حنیفة اولی من دون علم هذه الشریعة لم یسبقه احد ممن قبله.

(مناقب موفق ج۲ ص۱۳۶ طبع مصر)

ابوحنیفہ ہی پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے اس علم شریعت کی تدوین کی۔

چنانچہ جب ہم دور صحابہ اور عہد تابعین کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو صحابہ وتابعین کے علم حدیث میں بہت سے نوشتوں کا اور صحیفوں کا ذکر پاتے ہیں۔ پہلی صدی کے آخر میں تو جو امام صاحب کے آغاز علم کا زمانہ ہے تدوین حدیث کا کام بڑے زور سے شروع تھا۔ خلیفہ عادل عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے جمع احادیث کے لیے جو حکم صادر فرمایا تھا امام بخاری نے اپنی صحیح میں "کاتب العلم" میں اس کا ذکر بایں الفاظ کیا ہے۔

وکتب عمر بن عبد العزیز الی ابی بکر بن حزم انظر ما کان من حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم فاکتبه لی فانی خشیت دروس العلم وذهاب العلماء. (صحیح بخاری باب کیف یقبض العلم)

اور عمر بن عبد العزیز نے ابو بکر بن حزم کو لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حدیثیں ہیں ان کو تلاش کر کے مجھے لکھو کیوں کہ مجھے علم کے مٹنے اور علماء کے فنا ہو جانے کا خوف ہے۔

امام بخاری نے اسے اگرچہ تعلیقاً ذکر کیا ہے لیکن امام محمد نے موطا میں اس فرمان کو سنداً کے ساتھ روایت کیا ہے جس میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت عمرؓ کی روایتیں اور دیگر قسم کی جو روایات بھی ہوں ان کے جمع کرنے کا بھی حکم مذکور ہے۔

اور حافظ ابونعیم اصفہانی تاریخ اصفہان میں یہ روایت کرتے ہیں:

کتب عمر بن عبدالعزیز ابی الآفاق انظروا حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم فاجمعوه (ابن ماجه اور علم حدیث ص ۳۵۳)

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے تمام مملکت میں لکھ بھیجا کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر کے جمع کرو۔

امام مالک فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے قاضی صاحب موصوف (ابوبکر بن حزم) کو یہ بھی لکھا تھا کہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن اور قاسم بن محمد کے پاس جو علم موجود ہے اس کو لکھ کر ان کے لیے بھیجیں۔ (ابن ماجہ علم حدیث ص ۱۵۳)

قاضی صاحب موصوف نے امیر المومنین کے حسب حکم حدیث میں متعدد کتابیں لکھیں لیکن افسوس ہے کہ جب قاضی صاحب کا یہ کارنامہ پایہ تکمیل کو پہنچا تو حضرت عمر بن عبد العزیز وفات پا چکے تھے۔

اس کے علاوہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مدینہ کے دیگر علماء کو بھی احادیث جمع کرنے کا حکم فرمایا۔ مثلاً سالم بن عبداللہ، اسی طرح امام زہری کو بھی یہی حکم دیا تھا جن کے بارے میں خود حضرت عمر بن عبدالعزیز کی یہ شہادت ہے۔

لم یبق احد اعلم بسنة ماضیة من الزهری.

(تذکرة الحفاظ ترجمه امام زهری)

گزشتہ سنت کا زہری سے بڑھ کر کوئی عالم باقی نہیں رہا۔

ان کو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خاص طور پر تدوین سنن پر مامور فرمایا تھا چنانچہ علامہ ابن عبدالبر جامع بیان العلم میں امام زہری کا بیان نقل کرتے ہیں۔

امرنا عمر بن عبد العزیز بجمع السنن فکتبنا ها دفترا دفترا فبعث الی کل ارض له علیها سلطان دفترا. (باب ذکر الرخصة فی کتاب العلم)

ہم کو عمر بن عبدالعزیز نے سنن کے جمع کرنے کا حکم دیا تو ہم نے دفتر کے دفتر لکھ ڈالے

اور پھر انہوں نے ہر اس سرزمین پر کہ جہاں ان کی حکومت تھی ایک دفتر بھیج دیا۔

امام زہری کے ان دفاتر کی ضخامت کا اندازہ لگانا ہو تو معمر کا حسب ذیل بیان پڑھیئے:

"پہلے ہم یوں سمجھتے تھے کہ ہم نے زہری سے بہت کچھ حاصل کیا لیکن جب ولید بن یزید قتل ہوا تو سرکاری خزانے سے زہری کے علمی دفاتر سواریوں پر بار کر کے لائے گئے۔

(تذکرۃ الحفاظ ترجمہ امام زہری)

امام زہری کے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے قاضی ابوبکر بن حزم سے پہلے اس فن کی تدوین کی ہے کیوں کہ ان کی جمع کردہ کتابوں کی نقل حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عہد خلافت میں تمام ممالک محروسہ میں بھیج دی تھی۔ (ابن ماجہ اور علم حدیث ص ۱۵۶)

ان مذکورہ بالا عبارتوں سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور میں ان کے فرمان کے مطابق تدوین احادیث کا کام شروع ہو گیا تھا اور دوسری صدی ہجری کے نصف اول میں تو تدوین علوم کا کام باقاعدہ طور پر شروع ہو گیا تھا۔ چنانچہ مؤلف صاحب خود ہی ص ۹۴ پر لکھتے ہیں:

(۲۳) تاریخ الخلفاء مطبوعہ مصر ص ۱۰۱ میں ہے کہ **شرح علماء الاسلام فی هذا العصر فی تدوین الحدیث والفقه والتفسیر فصنف ابن جریج بمكة ومالك المؤطا بالمدینة والاوزاعی بالشام وابن ابی عروبة وحماد بن سلمة وغیرهما بالبصرة ومعمر بالیمن وسفیان الثوری بالكوفة وصنف ابن اسحاق المغازی وصنف ابو حنیفة الفقه والرأی.**

(ترجمہ) اسی زمانہ میں علمائے اسلام نے حدیث وفقہ وتفسیر کا جمع کرنا شروع کیا، مکہ میں ابن جریج نے اور مدینہ میں امام مالک نے مؤطا لکھی اور شام میں اوزاعی نے اور بصرہ میں ابن ابی عروبہ اور حماد بن سلمہ وغیرہ نے اور یمن میں معمر نے کوفہ میں سفیان ثوری نے اور ابن اسحاق نے مغازی تصنیف کی اور ابوحنیفہ نے فقہ ورائے تصنیف کیا۔

(مقدمہ حقیقۃ الفقہ ص ۹۴)

لیجیے یہ خود مؤلف کا اقرار ہے کہ علماء وقت تدوین احادیث میں امام ابوحنیفہ ہی کے دور میں مشغول تھے۔ مزید ملاحظہ ہو امام طحاوی نے بسند متصل اسد بن الفرات سے روایت کی ہے۔

کان اصحاب ابی حنیفة الذین دونوا الکتب اربعین رجلاً.

(جواهر المضیة ترجمه اسد بن عمر)

امام صاحب کے وہ شاگرد جنہوں نے تدوین کتب کا کام کیا چالیس تھے۔

تدوین کتب سے صرف فقہ ہی کی تدوین مراد نہیں بلکہ یہ کتب احادیث اور فقہ دونوں کی جامع تھیں فقہ کی تدوین کی بحث میں یہ بات تفصیل سے آئے گی۔

خود علامہ شعرانی فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ کی تین مسانید کا مطالعہ کیا ہے۔

قد من الله تعالٰی علی بمطالعة مسانید الامام ابی حنیفة الثلاثة من نسخة صحیحة علیها خطوطا الحفاظ آخرهم الحافظ الدمیاطی.

(میزان الکبریٰ ج۱ ص۵۶)

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا کہ میں نے امام ابوحنیفہ کی تین مسانید کا مطالعہ کیا ہے جو انتہائی صحیح نسخے تھے اور ان پر حفاظ حدیث کی تحریرات تھیں جن میں آخری حافظ دمیاطی ہیں۔

اگر احادیث مدون ہی نہیں ہوئی تھیں تو امام صاحب کی یہ مسانید کہاں سے تیار ہو گئیں اور یہ صرف تین مسندیں ہی نہیں بلکہ امام صاحب کی مسانید کی تعداد سترہ تک پہنچتی ہے۔ اور پھر یہ بھی واضح ہے کہ اگر احادیث مدون بھی ہوں تو اس سے کسی کے محدث ہونے نہ ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا مثال کے طور پر جب احادیث کی تدوین پورے طریقہ پر مکمل ہو چکی صحاح، جوامع، سنن وغیرہ کتابیں منظر عام پر آ گئیں تو اب یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص ہی محدث کہلانے لگ جائے بلکہ محدث صرف اسی کو کہا جائے گا کہ جو طلب حدیث میں لگے گا اور اس کی تحصیل میں توجہ اور کوشش سے کام لے گا پھر جب اس میں کمال پیدا کرے گا تو محدث کہا جائے گا۔

بالکل اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں کہ احادیث مدون نہ ہوں تو محدثیت کا دروازہ ہی بند ہو

جائے امام صاحب کو کتنی حدیثیں یاد تھیں اور ان کے پاس کتنے صندوق احادیث کی یادداشتوں کے بھرے پڑے تھے اور روایت حدیث میں ان کی کیا شرائط تھیں یہ سب باتیں ہم پہلے بیان کر چکے ہیں یہاں ذکر کرنا موجب اعادہ ہے۔

اور اگر بالفرض یہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ امام صاحب کے زمانہ میں احادیث کے مدون نہ ہونے کے باعث آپ کے مذہب میں قیاس زیادہ ہوا اور اگر احادیث مدون ہو جائیں اور امام صاحب کو مل جاتیں تو قیاس کو چھوڑ دیتے تو پھر علامہ شعرانی کا یہ فرمانا کہ میں نے بغور امام ابوحنیفہ اور آپ کے شاگردوں کے مذہب کا مطالعہ کیا ہے اور ہر مسئلہ کو کسی نہ کسی حدیث سے مستند فرمایا۔ اس کا کیا مطلب ہوگا سوائے اس کے ہم اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ امام صاحب نے جتنے بھی مسائل کی تخریج کی وہ سب کے سب حجت شرعیہ سے ثابت ہیں تو یہ امام صاحب کی ناقابل انکار کرامت ہے۔

صحیح بات یہ ہے کہ امام صاحب کے مذہب میں کثرت قیاس کی یہ وجہ نہیں کہ ان کو احادیث نہیں پہنچی تھیں بلکہ واقعہ اور حقیقت یہ ہے کہ امام صاحب نے یہ دیکھ کر کہ قرآن و حدیث میں ہر مسئلہ جزی طور پر بیان نہیں کیا گیا اس لیے ہر زمانہ میں اس دور کے تقاضے اور تہذیب وتمدن کے بدلنے سے جو نئے نئے مسائل پیش آ سکتے ہیں ان کو قرآن وسنت کی روشنی میں حل کرنے کے لیے کچھ اصول اور ضوابط مقرر کیے جائیں کہ ان کو سامنے رکھ کر ادلہ شرعیہ سے ان مسائل کا استخراج واستنباط کیا جا سکے جو بعد میں پیش آ سکتے ہیں تاکہ بعد میں آنے والے لوگوں کے لیے کوئی الجھن پیش نہ آئے جس کو ہم فقہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

یہ ہے اصل وجہ امام صاحب کے مذہب میں کثرت قیاس کی اور درحقیقت یہ قیاس خود قرآن پاک اور حدیث کی تفسیر ہی ہے۔ عبداللہ بن مبارک نے بالکل سچ فرمایا۔

لا تقولوا رأی ابی حنیفة ولکن قولوا انه تفسیر الحدیث.

(مناقب موفق ج۲ ص۵۱)

(فقہ کو) امام ابوحنیفہ کی رائے نہ کہو بلکہ یہ کہو کہ وہ حدیث ہی کی تفسیر ہے۔

(ماخوذ نصرۃ الفقہ)

﴿مولف کی دیگر کتب﴾

قیمت	کتاب کا نام	نمبر شمار
200	تحقیق حدیث حضرت عبداللہ بن عمرؓ در مسئلہ رفع یدین	1
150	تحقیق حدیث حضرت علیؓ در مسئلہ رفع یدین	2
150	تحقیق حدیث حضرت ابو حمید الساعدیؓ در مسئلہ رفع یدین	3
150	تحقیق حدیث حضرت ابو ہریرہؓ در مسئلہ رفع یدین	4
200	امام ابو حنیفہؒ اور حافظ ابو بکر ابن ابی شیبہؒ (حصہ اول)	5
300	امام ابو حنیفہؒ اور حافظ ابو بکر ابن ابی شیبہؒ (حصہ دوم)	6
300	ثنائیاتِ ابی حنیفہؒ	7
300	روایاتِ ابی حنیفہؒ (5 حصے)	8
300	دفاعِ ابی حنیفہؒ (علامہ ابنِ جوزی کے جواب میں)	9
150	ثقاہتِ ابی حنیفہؒ (ابن ابی حاتم رازی کے جواب میں)	10
150	عقائدِ ابی حنیفہؒ (محمد جونا گڑھی کی امام محمدی کے جواب میں)	11
200	جراۃِ ابی حنیفہؒ (ابو محمد خرم شہزاد کے رسالہ الصحیفہ کے جواب میں)	12
200	مناقبِ ابی حنیفہؒ (داؤد ارشد کے جواب میں)	13

ملنے کا پتہ

احسان خان

مکان نمبر C124 بلاک بہاری کالونی گوجرانوالہ

0343-4863345 ،0332-8573411